REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲ — شمارہ ۳۱

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۱۶ صفر ۱۴۱۴ ہجری — ۵ ظہور ۱۳۷۲ ہش — ۵ اگست ۱۹۹۳ء

کامیاب ہوگیا بامُراد ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا

کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام

"خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور دل بخشا ہے۔ صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہوسکتی۔ دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے۔ جو قوم صرف زبانی ہی جمع خرچ کرتی ہے یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتحیاب نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا نمونہ دیکھو کہ کیا ان کے پاس کوئی ظاہری سامان تھے؟ ہرگز نہیں مگر پھر بھی باوجود اس کے کہ وہ بے سروسامان تھے اور دشمن کثیر اور ہر طرح کے سامان اُسے مہیا تھے ان کو خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی بے نظیر کامیابیاں عطا کیں۔ بھلا کہیں کسی تاریخ میں ایسا کامیابی کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ تلاش کرکے دیکھو مگر لاحاصل۔ پس جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہوجائے خود پاک دل ہو جاوے نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔ کامیاب ہوگیا بامُراد ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا۔ تزکیۂ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۲)

اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو۔کے میں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے سہ روزہ ۲۸ ویں عظیم الشان جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

★ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات ★ عالمی بیعت کا وجد آفریں منظر۔ ★ حضور پُرنور کی مجلس عرفان۔ ★ ملاقاتیں اور دلچسپ روحانی و علمی تقاریر۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ) یکم اگست۔ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ)۔ الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا سہ روزہ ۲۸ واں عظیم الشان جلسہ سالانہ آج یہاں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جلووں کے سائے تلے نہایت کامیابی کے ساتھ حضور پُرنور کی پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ جولائی کو ہندوستانی وقت کے مطابق شام ساڑھے آٹھ بجے فرمایا۔ حضور انور روحانی شان کے ساتھ خدام کے ہمراہ لوائے احمدیت کی پوسٹ پر تشریف لائے۔ حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ بعد ازاں حضور انور جلسہ گاہ میں کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم حلمی الشافعی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور نے سُنایا۔ کبابیر (اسرائیل) کے احمدی نوجوانوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ عربی کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

افتتاحی خطاب

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ بعض روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امسال جلسہ سالانہ برطانیہ میں آج اتنی حاضری ہے جتنی گزشتہ سالوں میں آخری روز بھی نہیں ہوتی تھی۔ حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے اور اس کا مقصد متقی جماعت کا قیام ہے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو مخاطب کرکے فرمایا اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں ورنہ ایسے جلسوں کے عظیم الشان مقاصد کو ہم حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا آج کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ قوموں کے ملنے کے نظارے آپ کو دکھائے گا۔ اور عالمی بیعت میں آپ اس کا نظارہ دیکھیں گے۔

جلسہ مستورات سے خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک سوا تین بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سو سال میں پھیلے ہوئے جماعت احمدیہ کی بزرگ مستورات کے خواب اور کشوف، اور تعلق باللہ کے واقعات سُنائے اور احمدی مستورات کی بے مثال قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا احمدی مستورات کو اس حد تک متقی بننا ہے کہ وہ رؤیا و کشوف کی مورد بن جائیں۔ کثرت کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھیں۔ اگر ایسی خواتین کثرت سے جماعت میں پیدا ہوجائیں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آئندہ ساری صدی کی زندگی کی آپ ضمانت بن جائیں گی۔

جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ!

دوسرے روز کے آخری اجلاس میں ہندوستان کے وقت کے مطابق (باقی صفحہ ۱۵ پر)

اخبار احمدیہ

لندن یکم اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ ظہور ۱۳۷۲ ہش !

یہ قدرتی آفات و حوادث کیوں؟

(۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم ملک میں آمدہ حالیہ سیلاب کے حوالے سے عرض کر چکے ہیں کہ ریکارڈ کی رُو سے قدرتی آفات و حوادث اِس صدی میں گزشتہ صدی کی نسبت اپنی کمیت و کیفیت کے اعتبار سے نہ صرف کثرت سے نازل ہو رہے ہیں بلکہ دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اِس مرتبہ ان کی وجوہات اور ان سے بچنے کے اسباب، پر ہم کسی قدر گفتگو کریں گے۔

اِس امر پر روشنی ڈالنے سے پہلے ہمیں نظامِ کائنات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا ہوگا۔ آپ روز مرہ کی اپنی جسمانی زندگی میں بھی یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ قدرتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قدرت کے انتقام کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ جس طرح آگ بیشک ہمارے لئے مفید ہے لیکن اگر اس آگ میں کوئی نادان بچہ یا کم عقل انگلی ڈال دے تو وہ بہر حال اس کی حدّت کے عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ اِسی طرح اگر ہم حفظانِ صحت کا خیال نہیں رکھیں گے گلی سڑی چیزیں کھائیں گے بدن کی ظاہری صفائی کو نظر انداز کر دیں گے تو یقیناً ہماری صحت کو نقصان پہنچے گا۔ زہر کے استعمال سے موت یقینی ہے اور تریاق انسانی زندگی کو بچا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ قدرت میں اللہ تعالےٰ نے جو قوانین بنائے ہیں اگر انسان اُن کی خلاف ورزی کر کے جسمانی گُناہ کرتا ہے تو ہر صُورت میں اُن کے انتقام کے لئے اُسے تیار رہنا چاہیئے۔

چونکہ انسان جسم اور رُوح دو چیزوں سے مرکب ہے تو بالکل اسی طرح انسان جب اپنی رُوح کو صدمہ پہنچائے گا تو اس کا عذاب اُسے یقیناً بھگتنا ہوگا۔ رُوح کی بیماری اخلاق کی موت سے شروع ہوتی ہے۔ جب بھی انسان اخلاقی اعتبار سے مُردہ ہوگا تو اُس وقت رُوح کی بیماری شروع ہو جائے گی۔ اور جس طرح جسمانی تنزّل اور گراوٹ قانونِ قدرت کی مخالفت کا نتیجہ ہے بالکل اسی طرح اخلاقی گراوٹ کے نتیجہ میں بھی قانونِ قدرت کا انتقام جوش مارتا ہے اس کی مثال آپ یوں سمجھ لیجئے کہ جب بعض قوموں نے اخلاق اور شرم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جنسی بے راہ روی اختیار کی تو خدا کا عذاب ایڈز کی شکل میں ایک خوفناک اور زہریلے اژدہا کی طرح مُنہ کھولے ایسے مجرموں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پس اخلاق اور رُوحانیت کا یہی فقدان ہے جو خدا کی طرف سے مختلف قسم کے عذابوں کی شکل میں انسان کو تنبیہہ کرنے کے لئے نازل ہوتا ہے خواہ وہ سیلاب کی شکل میں ہو یا آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے کی صُورت میں یا پھر کسی شدید مہلک بیماری کے رنگ میں ہو۔

غور کیجئے کہ آج کے دَور میں ہر طرح کا فسق و فجور، گناہ، ظلم، قتل و غارت، بے انصافی اور بد چلنی کی کس قدر انتہا ہو چکی ہے۔ یہ تمام گناہ جب ایک گھٹا ٹوپ اندھیری رات کی طرح دنیا پر چھا جاتے ہیں اور خشکی و سمندر فساد سے بھر جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے، انہیں جسمانی اور رُوحانی بیماریوں سے بچانے کے لئے، انسان کو انسان کے ظلم سے محفوظ کرنے کے لئے اپنے بندوں ہی میں سے کسی ہدایت دینے والے کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ بعض تو وقت کا تقاضا جان کر اس پر ایمان لے آتے ہیں لیکن بعض نہ صرف اس کی تکذیب کرتے ہیں بلکہ توہین پر مُصر ہو جاتے ہیں اور دُنیا میں پہلے سے بڑھے ہوئے ظلم اور گناہوں میں ان کی فرستادۂ الٰہی سے شوخی و شرارت اُن کے بڑھے ہوئے ظلموں میں ایک مزید ظلم کے طور پر شامل ہو جاتی ہے۔ اس پر خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ گناہوں سے بھری ہوئی زمین کو اور ظلموں میں پھنسے ہوئے انسانوں کے دلوں کو دھونا چاہتا ہے۔

اِس بارہ میں قرآن حکیم کا بیان کردہ ایک بنیادی اصول ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ جب بھی خدا کے غضب کو زیادہ بھڑکتا ہُوا اور عذاب کو پے در پے نازل ہوتا ہُوا دیکھو تو سمجھو کہ اس دَور میں خُدا نے اپنے ظالم بندوں پر رحم کر کے کسی فرستادہ کو بھیجا ہے۔ اور بعض بندے اپنی شوخیوں اور شرارتوں سے نہ صرف اس کو جُھٹلا رہے ہیں بلکہ اس کی توہین و تذلیل میں مصروف ہیں۔ فرمایا:-

مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۗ وَكَفٰی بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر:- پس یاد رکھو کہ جو ہدایت کو قبول کرے گا اس کا ہدایت پانا اُس کی ذات کے فائدے کے لئے ہے اور جو اس ہدایت کو رد کر کے گمراہ ہوگا اس کا گمراہ ہونا اس کے نفس کے خلاف پڑے گا اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔ اور ہم (کسی قوم پر) ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک (ان کی طرف) کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں تو پہلے ہم اس کے آسودہ حال لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں جس پر وہ اُلٹا اس بستی میں نافرمانی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں تب اس بستی کے متعلق ہمارا کلام پُورا ہو جاتا ہے اور ہم اُسے پُوری طرح تباہ کر دیتے ہیں اور اس قانون کے مطابق ہم نے نوحؑ کی قوم کو اور اس کے بعد (یکے بعد دیگرے) بہت سی نسلوں کو ہلاک کیا اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں پر (اچھی طرح) آگاہی رکھنے والا ہے اور انہیں خوب دیکھتا ہے۔

مذکورہ آیاتِ ربّانی سے دو باتیں کھُل کر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیا میں عذاب فسق و فجور اور ظلم و ناانصافی کے بڑھ جانے پر نازل ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب تک ان گناہوں کے بدنتائج کو کھول کھول کر بیان کرنے والا کوئی ھادی خدا تعالیٰ نہ بھیج دے اُس وقت تک پے در پے اور شدید عذابوں سے خدا انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ پس دیکھنے اور سمجھنے والی بات یہ کہ جب مختلف قسم کے عذابوں کا مُسلسل و لگاتار سلسلہ جاری ہے تو یقیناً کوئی فرستادۂ الٰہی مبعوث ہو چکا ہے جس کی توہین و تکذیب بھی کی جا رہی ہے۔ اسی لئے عقلمندوں کا فرض بن جاتا ہے کہ اس ھادی کی تلاش کریں۔

پس عقل و ہوش رکھنے والے منصف مزاج انسانوں کے لئے ہم آج کی اِس گفتگو کے ذریعہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ فرستادۂ الٰہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام ہیں جو مسیح موعود اور مہدی معہود اور موعود کل ادیانِ عالم کی شکل میں قادیان کی مقدس بستی میں آج سے سو سال قبل مبعوث ہو چکے ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

اُف یہ سیلِ رواں!

قہقہے ہوں کہاں
الاماں الاماں
نہ کرے گردشوں کے حوالے کبھی
آزمائش میں قدرت نہ ڈالے کبھی
پیکرِ خاک ہم
مثلِ خاشاک ہم
اور یہ طغیانیاں
الاماں الاماں
لاکھ تنقید حالات پر ہم کریں
اپنے کردار پر بھی نظر ہم کریں
کتنی جاں سوز ہے
عبرت آموز ہے
آفتِ ناگہاں
الاماں الاماں
راہرو ہیں مگر غیر راہوں کے ہیں
سب کرشمے ہمارے گناہوں کے ہیں
روک اپنا غضب
اَے زمانے کے رب
اَے بہت مہرباں

رحمتِ بے کراں
اُف یہ سیلِ رواں
بارشیں بجلیاں
بہہ رہے ہیں مکاں
حشر کا ہے سماں
الاماں الاماں
تیز دھاروں نے جبڑے ہیں کھولے ہوئے
زندگی کے ہیں آثار ڈولے ہوئے
لشکرِ آب ہیں
صیدِ گرداب ہیں
بچے بُوڑھے جواں
اب تو پانی سَروں سے اُونچا ہُوا
سر تو سر ہیں گھروں سے بھی اُونچا ہُوا
قہر ہی قہر ہے
شہر در شہر ہے
گاؤں ہیں بے نشاں
الاماں الاماں
باہر اندر کہیں بھی سکوں تو نہیں
اب رگوں میں بھی پانی ہے خوں تو نہیں

مُظفّر وارثی

(روزنامہ جنگ لندن ۹۲-۹-۱۸ بحوالہ اخبار احمدیہ اگست تا اکتوبر ۹۲ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو کے

آج جماعت احمدیہ کی صورت میں وہ آخرین پیدا ہو رہے ہیں جنہیں مہدی معہود نے اولین سے ملا دیا

جب تک خدا کی نظر میں تم متقیوں کی جماعت بنے رہو گے دنیا کی کوئی طاقت تمہارا ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں کر سکتی

تم قرآن کے تابع ہو جاؤ۔ اپنے ارد گرد پاک لوگ پیدا کرو۔ تعلیم قرآن کو دنیا میں پھیلاؤ۔ حکمتوں کو خود بھی سمجھو اور دنیا کو سمجھانے کی کوشش کرو۔

تم ضرور پھولو گے اور پھلو گے اور کل عالم پر محیط ہو جاؤ گے۔ (انشاء اللہ)

اسلام آباد: تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ کی آیت ۳ تا ۵ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی کا خلاصہ یہ کہہ کر بیان کر دیا گیا ہے کہ آپ تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس، تعلیم کتاب اور حکمت سے ساری عمر اہل دنیا کو سمجھاتے رہے اور تبلیغ کرتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ ایسا معلم جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی تاریخ عالم جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اس کی ذاتی زندگی تو بہر حال انسانوں کی طرح محدود رہے گی لیکن ابھی ایسی قومیں بھی تو ہیں جو ابھی اس پیغام سے آشنا ہی نہیں ان کو کون تو تعلیم دینی ہے اور اس پاک وجود کے گزر جانے کے بعد جو مسلمانوں میں خرابیاں پیدا ہو جائیں گی اس کا کیا حل ہوگا۔ آیات قرآنی میں تو کوئی تبدیلی نہیں، تزکیہ نفس بنیادی طور پر وہی ایک ہی چیز ہے خواہ وہ ہزار سال پہلے ہو یا ہزار سال بعد ہو۔ تزکیہ کا مضمون ایسا ہے جس کے اندر کوئی تفریق یا تقسیم نہیں پائی جاتی۔ تزکیہ دل کی اس پاک کیفیت کا نام ہے جس کے بعد انسان ہر آن خدا کے حضور میں سمجھنا واطمنا کہہ کر حاضر رہتا ہے۔ تعلیم کتاب اس تزکیہ کو ابھارتی ہے۔ یعنی وہ تعلیم جو کامل ہو چکی اس کو ہمیشہ کے لئے ایسے معلموں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہوں۔ پھر ہر زمانے کے تقاضے نئے نئے سوال اٹھا سکتے ہیں نئے نئے اعتراض تعلیم پر ہو سکتے ہیں زمانے کی ضرورتیں بدل جاتی ہیں اور نئی ضرورتیں اور نئے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ان باتوں کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب امور بیان فرما دئے ساری ضرورتوں پر آپ کی سنت حاوی ہو گئی لیکن بعد میں آنے والوں کو اس الٰہی کلام اور الٰہی سنت کو کس طرح سمجھایا جانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سوال کا جواب قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر ملتا ہے آیت استخلاف میں بھی اس کا جواب دیا گیا ہے اور اس کی تشریح میں مجدد کی پیشگوئی میں بھی اس سوال کا جواب دیا گیا ہے لیکن جیسا کہ اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ نہ خلافت راشدہ ہمیشہ کے لئے باقی رہی اور نہ ہی مجددین کے سلسلہ نے آخری تنزل کے رخ کو موڑا۔ علاوہ اس کے مجددیت محدود قوموں اور محدود علاقوں پر کارفرما رہی یہ کل عالم پر کبھی محیط نہیں ہو سکی۔ حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پھر یہ عالمی تجدید کیسے ہو گی جس کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمی پیغام سے ہے۔ حضور نے فرمایا یہ وہ سوال ہے جس کا ان آیات کریمہ میں جواب دیا گیا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم دیکھو محمد کا خدا ایسا خدا ہے کہ جس نے دور کے زمانے پر بھی نظر رکھی وہ آخرین میں ایک ایسی قوم کو واپس اس زمانے میں کھینچ لائے گا جو محمد مصطفیٰ کا زمانہ ہے اور ان دور کے زمانے میں پیدا ہونے والوں کو ان پہلوں سے ملا دے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چار بنیادی کام بیان فرمائے گئے ہیں ان تمام کا حصول اور صفات کا دور دورہ اس زمانے میں ہوگا اور وہ تحریک عالمی ہوگی ورنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے کے ساتھ اس کو کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔

اس مضمون کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو العزیز الحکیم وہ ایسے علم والا ہے جو طاقت رکھتا ہے اور حکیم ہے وہ جانتا ہے کہ کس وقت کس زمانے کی ضرورت کیسے پوری کی جائے۔ اس کے بعد فرمایا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے کہ آخرین میں ایک ایسی جماعت پیدا کی جو اولین سے جا ملے گی واللہ ذو الفضل العظیم اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضلوں والا ہے۔ یہ بہت عظیم الشان فضل الٰہی ہے کہ آخرین ہو کر اولین میں جا ملو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد میں تمام دنیا سے جمع ہونے والے مہمانان جلسہ اور ٹیلی ویژن انٹینا کے ذریعہ تمام دنیا میں حضور کے خطبہ جمعہ کو سننے اور دیکھنے والے لاکھوں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان خوشخبریوں کی مظہر ہے آج جماعت احمدیہ کی صورت میں وہ آخرین پیدا ہو رہے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے والے اس مہدی مسعود نے اولین سے ملایا۔ حضور نے فرمایا یہ میرے منہ کی بات نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اپنی پیشگوئی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ جمعہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی تو صحابہ نے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہوں گے۔ اس سوال میں ایک تعجب شامل ہے جو یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر ہے کسی اور کی بعثت کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جو تعجب پیدا کرتا ہے کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخرین میں بعثت ہوگی۔ اس سوال کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ھؤلاء دیکھو ایمان اگر ثریا پر بھی چلا جائے گا تو سلمان فارسی یعنی عجمی لوگوں میں سے ایک مرد کامل آئے گا جو ثریا سے ایمان کو کھینچ کر پھر دوبارہ زمین پر لے آئے گا یہ پیشگوئی نہایت عظیم الشان پیشگوئی ہے اور زمانے کے احیاء نو سے اس کا تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس وقت ایمان کی کمی ہے جو عالم اسلام پر مشترکہ طور پر موجود ہے ایک اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے اٹھ جانے کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ قرآن صرف تحریر کے طور پر ہوگا اور علماء اس زمانے کے بدترین مخلوق ہوں گے۔ دیکھو اس وہم میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ان پراگندہ حال

(باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

میں دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کیلئے وہ زمانہ آگیا ہوا ہے کہ اب آسمانی تقدیر کے پھل ساتھ ساتھ گرینگے انکے سنبھالنے کی فکر کریں!!

دنیا کے کونے کونے میں ایک جگہ بھی ایسی نہیں جہاں جماعت احمدیہ کے امام کا خطبہ جمعہ دیکھا اور سنا نہ جا سکتا ہو

خلافت رابعہ کے گیارہ سال بعد اس سے بھی بڑا نشان ظاہر ہوگا اور یہ دور دورِ بہار بن جائے گا۔

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ احسان (جون) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح کی آیت ۳۰ کی تلاوت فرمائی جو حسب ذیل ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۟ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۠

بعدہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس مضمون کے ایک حصہ پر میں پہلے ہی روشنی ڈال چکا ہوں۔ لیکن اس جمعہ میں یہ مضمون تشنہ رہا تھا اور اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالہ جات بھی پیش کرنے تھے اور بائیبل یعنی New Testament عہد نامہ جدید سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ حوالے بھی پیش کرنے تھے جن کا اس آیت میں بیان کردہ مضمون کے ساتھ تعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں فرمایا کہ "ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجاً اور کزرع (یعنی کھیتی کی طرح) ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس (کھیتی) کو پہنچانا چاہتا ہے۔ (کھیتی کا لفظ میں نے وضاحت کے لئے داخل کیا ہے۔ حضرت اقدس کے الفاظ ہیں وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے) ابھی بہت دور ہیں وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو۔ جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی" خاص رنگ ہو حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۹ ہش بہ پرچہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ چار عنوانات قائم فرمائے ہیں جن کا تعلق مسیحی صفات سے بھی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ان صفات حسنہ سے بھی ہے جن کا آیت میں ذکر فرمایا گیا ہے اور یہ صفات جو مسیح سے تعلق رکھتی ہیں جب حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات میں اور ان لوگوں میں جلوہ گر ہوتی ہیں جو معہٗ کے تابع ہیں یعنی آپ کے ساتھ تھے تو ایک نئی شان کے ساتھ اس جلوے میں حیرت انگیز چمک اور دائمی روشنی پیدا ہو جاتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے

ایک بالکل نیا جلوہ ظاہر ہوا ہے

اگرچہ صفات وہی ہیں جو پہلے بھی ظاہر ہو چکی ہیں اس تعلق میں قرآن کریم نے بھی ان باتوں کا ذکر فرمایا ہے جن کا مسیح نے ذکر فرمایا اور جہاں ذکر فرمایا وہاں ایک حیرت انگیز طور پر بڑھتے ہوئے جلوے کا بھی ذکر فرمایا اس لئے یہ کوئی فرضی بات نہیں۔ محض اس ذات کی تعریف میں ایک انسان کے کلمات نہیں جس سے محبت ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے واقعتہً اسی رنگ میں اس مضمون کو قرآن کریم میں چھیڑا ہے جہاں جہاں مسیح نے ان صفات کا ذکر فرمایا ہے ان کے مقابل پر قرآن کریم نے بھی ان کا ذکر فرمایا اور موازنہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک بالکل نئی شان کے ساتھ ان صفات کو چھیڑا گیا ہے اور نئے مضمون کو داخل کر کے ان کو بیان فرمایا گیا ہے۔ یہ مضمون چونکہ ایسا ہے جس کا جماعت احمدیہ سے گہرا تعلق ہے اور ان مقاصد سے ہے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابھی ان تک پہنچنا دور ہے۔ حالانکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں جو صحابہ کی جماعت پیدا ہوئی اس میں سب سے زیادہ شان کے ساتھ یہ مقاصد ظاہر ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ ان مقاصد تک پہنچنا ابھی دور ہے اس سے مراد در اصل جدوجہد کا وہ لمبا زمانہ ہے جس میں سے گذر کر احمدیت نے ان مقاصد کو عالمی بنا دینا تھا اور ایک عالمگیر جماعت کے طور پر دنیا میں پھیل کر ان مقاصد کو پورا کرتے ہوئے تمام دنیا میں یہ صفات حسنہ پھیلا دینی تھیں اس لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ مقاصد یا ان تک پہنچنا ابھی دور کی بات ہے تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں تو تربیت میں کمزوری تھی اور ابھی ان اعلیٰ مقاصد کو جماعت پا نہ سکی تھی۔ مگر بعد کے دور کے زمانہ میں ایسا ہوگا جو بھی یہ معنی سوچے اس کی جہالت ہوگی کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق ہی قرآن کریم کی یہ پیشگوئی تھی کہ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور

> یہ فیض ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے ہی پایا ہے

کہ آخرین کی صفات کو نسلاً بعد نسلٍ آگے منتقل کرتے چلے جا رہے ہیں

پس اپنے اس مقام عجز کو خوب اچھی طرح پیش نظر رکھتے ہوئے اب اس مضمون پر غور کرتے ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چار صفات بیان فرمائی ہیں یہ ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک صفت اپنی ذات میں ایک الگ خطبہ کا تقاضا کرتی ہے اور ایک ایک لفظ میں بڑے وسیع مضامین پر مشتمل عنوان بیان فرما دیئے گئے ہیں اور پھر ان کا آپس میں ایک ترتیبی تعلق بھی ہے جو بات پہلے بیان ہوتی ہے وہ پہلے ہی بیان ہونی چاہیئے تھی۔ جو بات دوسرے درجہ پر ہے وہ دوسرے درجہ پر بیان ہونی چاہیئے تھی اور اسی طرح تسلسل کا ایک اندرونی تعلق جاری ہے۔ یہ مضمون انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ کسی وقت خدا نے توفیق دی تو بیان کروں گا مسلسل خطبوں میں اگر نہ بیان ہو سکے کیونکہ بعض دفعہ دوسری ضرورت کی چیزیں مجبور کر دیتی ہیں کہ تسلسل کو توڑ کر ایک اور مضمون کو شروع کر دیا جائے لیکن یہ سارا مضمون میرے ذہن میں ہے آئندہ جب بھی توفیق ملے گی تو انشاء اللہ اس کو سلسلہ وار آگے بڑھاؤں گا۔

اس وقت میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس مضمون تک پہنچنے سے پہلے ہمیں ان حوالوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے جن میں

ہمارا تشخص تاریخی لحاظ سے الٰہی کتب میں بیان کیا گیا ہے۔

ہم کیا ہیں؟ ہم سے کیا توقع رکھی جاتی ہے؟ کس مقصد کے لیئے یہ "زرع" کا سلسلہ شروع ہوا جس کا مسیحؑ نے ذکر کیا اور قرآن کریم نے فرمایا کہ

وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ۔

ان لوگوں کی مثال انجیل میں یوں بیان ہوئی ہے کہ کَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ ایسی کھیتی کی طرح جس کی پتیاں باہر نکل آئیں اور زمیندار جانتے ہیں کہ شروع میں روئیدگی پتیوں کی شکل میں نکلتی ہے۔ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ: پھر وہ اس کو مضبوط کر دے۔ فَاسْتَغْلَظَ: پھر ان پتیوں میں مضبوط ہو کر ایک قوت پیدا ہو جائے۔ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ: پھر وہ اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائیں۔ یعنی یہ اس کھیتی کی مثالیں ہیں جن کو بیج بونے والے بوتے ہیں اور پھر اس طرح کھیتی کی روئیدگی کو دیکھتے اور اپنی آنکھوں کے سامنے بڑھتا پھولتا پھلتا ہوا دیکھتے ہیں اور مضبوط ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔

بونے والوں کو بہت لطف آتا ہے لیکن جو انکار کرنے والے ہیں وہ اُن کی یہ برکتیں دیکھ دیکھ کر جلتے ہیں اور انہیں بہت طیش آتا ہے۔

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں بونے والوں سے مراد خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہے جس نے بویا ہے۔ یہ کھیتی خدا ہی کے ہاتھ سے بوئی جاتی ہے مگر یہاں جو طرز بیان ہے اس میں خدا کے ہاتھ کا براہِ راست ذکر نہیں بلکہ زُرّاع ہیں۔ بہت سے بونے والے ہیں جو بوتے ہیں۔

یہاں دراصل داعیین الی اللہ کی ایک جماعت کا ذکر ہے

جو کثرت کے ساتھ مختلف زمینوں میں بیج پھینکتے چلے جاتے ہیں اور وہ بیج جب اچھی زمینوں پر پڑتا ہے تو پھر جس کیفیت کے ساتھ جس شان کے ساتھ وہ روئیدگی دکھاتا اور نشوونما پاتا ہے اس کا یہ ذکر فرمایا گیا ہے۔ جب زرّاع کے مضمون کو آپ پیشِ نظر رکھیں تو پھر حضرت مسیحؑ نے جو تمثیلات بیان کی ہیں ان کا سمجھنا نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ ایک ہاتھ کا بیج کسی خاص کھیتی پر پڑتا ہے اور اُگ جاتا ہے۔ اگر وہ ہاتھ کسی ماہر کا ہاتھ ہو، ایسے شخص کا ہاتھ ہو جو اس مضمون کو سمجھتا ہو تو اس کے لیئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اس بیج کو گندی زمینوں میں پھینک دے۔ اس کے لئے ممکن ہی نہیں کہ اس بیج کو وہ جھاڑیوں میں پھینک دے۔ چٹانوں پر پھینک دے۔ اسی لیئے یہاں خدا کا ہاتھ بیان نہیں فرمایا گیا۔ یہی حکمت اس کے پیشِ نظر ہے۔ مومنوں میں کچھ سادہ ہیں۔ کچھ زیادہ ذہین ہیں۔ کچھ تجربہ کار ہیں کچھ ناتجربہ کار ہیں۔ تبلیغ میں ان کے ساتھ مختلف لوگوں کا واسطہ روزمرہ پڑتا رہتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چٹیل زمینوں کے ساتھ ہی نبرد آزمائی کرتے ساری عمر گنوا دیتے ہیں۔ بیج پھینکتے ہیں تو چٹیل زمینوں پر کچھ تھوڑا سا اُگتا بھی ہے لیکن مرجاتا ہے اسی طرح بعض ہیں جو ایسی جگہ بیج پھینکتے ہیں جہاں اردگرد خونخوار درندے ہیں۔ دشمن مُلّاں موجود ہیں۔ وہ تاک میں رہتے ہیں کہ ادھر بیج پھینکنے والا پیٹھ موڑے تو وہ واپس آکر اس کی کھیتی کو برباد کر دیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں اور واقعۃً ایسا ہوتا بھی ہے۔ کچھ ایسے سمجھدار بیج پھینکنے والے ہیں جو اچھی زمینوں کا انتخاب کرتے ہیں اور پھر ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ ان کی کھیتیاں ہیں جو نشوونما پاتی ہیں اور قرآن کریم نے دورِ آخر میں جو مثال دی ہے وہ ایسے ہی لوگوں کی دی ہے۔ حضرت مسیحؑ نے تفصیل سے ان سب لوگوں کی مثال دی ہے۔ کسی نے یہاں بیج پھینک دیا کسی نے وہاں پھینک دیا۔ کسی کا بیج چٹانوں پر ضائع ہو گیا۔ کسی کے بیج کو جانور چُگ گئے لیکن قرآن کریم نے اس تفصیل کے ساتھ اس مثال کو بیان نہ فرما کر ان لوگوں کی مثال دی ہے جو حکمت کے ساتھ اچھی زمین پر بیج پھینکتے ہیں اور یہ شانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہے جس کا ذکر چل رہا ہے۔ فرمایا وَالَّذِينَ مَعَهُ صاحبِ حکمت لوگ ہیں۔

صاحبِ عرفان لوگ ہیں وہ اپنے بیج کو ضائع نہیں کرتے۔

ان کے اندر خدا تعالےٰ نے یہ صلاحیت بخشی ہے کہ وہ اچھی زمینوں کا انتخاب کریں اور پھر اس بیج کی حفاظت کریں۔ اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے اُگتا دیکھیں۔ نشوونما پاتا دیکھیں۔ اس کی ہریالی ان کی آنکھوں کو شاداب کرے اور دشمن غیظ و غضب میں مبتلا ہو مگر کچھ نہ کر سکے۔ اس لیئے جب میں مسیح کی تمثیلوں کے ساتھ قرآن کریم کی تمثیلات کا موازنہ کرتا ہوں تو بالکل کھلم کھلی بدیہی بات ہے کہ قرآن کریم نے اس مضمون کو بہت زیادہ آگے بڑھا دیا ہے اور اس مضمون میں ایک غیر معمولی شان پیدا کر دی ہے۔

اب میں مسیحؑ کے اس ذکر کو لیتا ہوں جس کے مقابل پر بعض اور آیات بھی آپ کے سامنے رکھوں گا جن میں یہ مضمون ایک اور شان کے ساتھ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ چونکہ مسیح کا تعلق دورِ آخری سے ہے۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دورِ آخر پر آپ کے جس غلام نے ظاہر ہونا ہے اس کو شانِ مسیحی عطا ہوگی۔ اس کو مسیح کا نام دیا گیا ہے۔ اس لیئے ان تمثیلات کے ساتھ ہمارا تعلق ضرور ہے اور وہ تمثیلات ہمیں متنبہ کرنے والی ہیں کہ دیکھو تم پہلے مسیح کے دور پر ٹھہر نہ جانا۔ تمہاری مثال اس سے ملتی ہے مگر

تمہاری شان اس سے بڑھ کر ہونی چاہیئے

کیونکہ تم مسیحِ موسوی کے غلام نہیں، مسیحِ محمدی کے غلام ہو۔ پس نظر رکھو کہ مسیح نے کیا کیا تمثیلات بیان کیں۔ ان میں سے جو بہتر ہیں وہ اپنے لیئے چُن لو۔ قرآن کریم مومن کی شان یہ بیان فرماتا ہے کہ جب ان کے سامنے چیزیں بیان کی جائیں تو اُحسن کو اختیار کر لیتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ مختلف قسم کی تمثیلات ہو سکتی ہیں۔ کچھ نسبتاً ادنیٰ، کچھ اس سے بہتر، کچھ اس سے بہت بہتر اور بعض اُحسن ہیں سب سے اچھی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں سے یہ توقع رکھی گئی ہے کہ تم ہر قسم کی تمثیلات سنو گے مگر اُحسن کو چُننا کیونکہ تمہارا آقا اُحسن ہے جس کی غلامی کا دم بھرتے ہو وہ تمام انبیاء سے

بڑھ کر ہے۔ تمام تخلیق میں کوئی وجود اس شان کا پیدا نہیں ہوا۔ پس اس کی نسبت سے تم اپنے اندر بھی ویسے ہی کمالات پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اب حضرت مسیحؑ کی تمثیلات سنیں جن کا ان آیات سے تعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اُسی روز یسوع گھر سے نکل کر جھیل کے کنارے جا بیٹھا اور اس کے پاس ایسی بڑی بھیڑ جمع ہو گئی کہ وہ کشتی پر چڑھ بیٹھا اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی۔ اور اُس نے اُن سے بہت سی باتیں تمثیلوں میں کہیں کہ دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نکلا اور بوتے وقت کچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آکر اُنہیں چُگ لیا۔۔ (یعنی ایک تبلیغ کرنے والا ایسا بھی ہے جس کی یہ مثال ہے)۔۔ اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں اُن کو بہت مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب سے جلد اُگ آئے۔ اور جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سوکھ گئے۔ اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے بڑھ کر اُن کو دبا لیا۔ اور کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے۔ کچھ سَو گُنا کچھ ساٹھ گُنا کچھ تیس گُناہ جس کے کان ہوں وہ سُن لے۔ شاگردوں نے پاس آکر اُس سے کہا تو اُن سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے؟ اُس نے جواب میں اُن سے کہا اس لئے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اُن کو نہیں دی گئی۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اُسے دیا جائے گا اور اُس کے پاس زیادہ ہو جائے گا اور جس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ میں اُن سے تمثیلوں میں اس لئے باتیں کرتا ہوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے۔ اور اُن کے حق میں یسعیاہ کی یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے کہ تم کانوں سے سنو گے پر ہرگز نہ سمجھو گے.....

اس تمثیل کا جو دوسرا حصہ ہے وہ بعد میں بیان ہوگا۔ پہلے حصہ کے متعلق قرآن کریم کی دو آیات جو ذہن میں ابھرتی ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا:

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۲۶۵)

کہ اس بیج کی مثال یعنی اُس کام کی مثال جو ریاء کی خاطر کیا جائے جو خالصۃً اللہ کی رضا کی خاطر نہ کیا جائے۔ اس میں ریاء الناس کا پہلو شامل ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ وہ چٹان پر گرے ہوئے بیج کی طرح ہے جس پر کچھ تھوڑی سی مٹی ہو۔ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ۔ پھر جب تیز بارش اس کو پہنچتی ہے۔ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا تو وہ مٹی کو بہا لیجاتی ہے اور چٹان کو اسی طرح چٹیل چھوڑ دیتی ہے۔ اس کلام الٰہی میں ایک بڑھی ہوئی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے بیج ضائع ہوتے ہیں ان کی اندرونی کمزوریوں کی بھی نشاندھی فرمادی گئی ہے۔ ورنہ خالص مومن اور خالص متقی کا بیج ضائع نہیں ہوا کرتا۔ فرمایا ہے کچھ بیج چٹانوں پر پڑتے ضرور ہیں لیکن مومن چٹانوں پر بیج نہیں پھینکا کرتے کیونکہ

مومن صرف دکھاوے کی خاطر، اپنے نمبر بنانے کے لئے کام نہیں کیا کرتے

کہ جی! ہم نے اتنی تبلیغ کر دی۔ اتنے آدمیوں تک پیغام پہنچا دیا۔ رپورٹیں ایسی باتوں سے بھری ہوتی ہیں اور نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ اس کے بعد یہ ہو گیا اور لوگ بھاگ گئے۔ اس کے بعد یہ ہو گیا اور کچھ فائدہ نہ پہنچا۔ اس کے بعد یہ حادثہ پیش آگیا تو قرآن کریم نے مثال تو بیج والی بیان کی لیکن دیکھیں اس میں کیسی عظمت پیدا کر دی۔ جو طبیعت کا بہت ہی گہرا شناسا معالج ہو اس کی طرح مرض کی تشخیص بھی فرما دی۔ فرمایا: اگر تم بیج پھینکو اور ہر دفعہ تمہارا بیج ضائع ہو جایا کرے اور جب بارش برسے تو وہ دور ہو جائے بجائے قریب آنے کے۔ مطلب یہ ہے کہ بجائے اُگ کر نشوونما پا کر تمہاری کھیتی پنپنے کے تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے اُس وقت سمجھو کہ تمہارے اندر کوئی قصور تھا اور واقعۃً یہ ہے کہ مسیحؑ نے جو مثال دی ہے وہ تو روزمرہ کے واقعہ کی ایک عام مثال ہے۔ دھوپ نکلی اور بیج ضائع ہو گیا۔ بارش کے ساتھ بیج کے ضائع ہونے کا تعلق، یہ ایک بہت ہی غیر معمولی مضمون ہے اور نئی شان کا مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب الٰہی تجلّیات زور دکھاتی ہیں جب خدا تعالےٰ کے جلوے کثرت سے نازل ہوتے ہیں اور جماعت کو ترقیات ملتی ہیں تو ایسے لوگ پھر ساتھ نہیں دے سکتے، جن کے اندر کمزور سا تعلق پیدا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اُن مطالبوں کو پورے نہیں کر سکتے۔ ایسی صورت میں اُن سے جو توقعات پیدا ہوتی ہیں اُن میں وہ ساتھ چل نہیں سکتے۔ چنانچہ ان کی موت بڑھتے ہوئے جلوے بن جاتی ہے لیکن چٹان پر بیج پھینکا اور پھر دھوپ نے روز اس کو جلا دیا، یہ روزمرہ کا ایک ایسا معاملہ ہے جس کا انسانی صفات کے ساتھ کوئی گہرا تعلق نہیں لیکن قرآن کریم نے جو مضمون بیان فرمایا ہے اس کا ایمانیات کے ساتھ اور عملاً جس طرح روز بروز واقعات رونما ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایک بہت گہرا اور حقیقی تعلق ہے۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے تبلیغ کی اور بیج پھیلا دیئے اور بدقسمتی ایسی ہے کہ یہ زمین سنگلاخ ہے ان کو قرآن کریم کی مثال کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ سنگلاخ زمین پر تم نے بیج پھینکا کیوں تھا اور یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ساری زمین سنگلاخ ہے بلکہ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ سنگلاخ ہونے کے باوجود یہ امکان موجود ہے کہ پتھر دل پھوٹ پڑیں اور اُن سے چشمے بہہ جائیں۔ پس اگر تم دعائیں ساتھ کرو اور رضائے باری تعالےٰ کی خاطر کام کرو تو پھر تم سے جو غلطیاں ہونگی اس کے بھی نیک ہی نتیجے نکلیں گے۔ پس تبلیغ کا بہت گہرا نکتہ سمجھایا گیا اور

اپنے نفس کا تجزیہ کرنے کا ایک طریق ہمیں سکھلا دیا۔

اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر مسیحؑ نے اس بیج کی مثال دی جو نشوونما پاتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کو برکت دینے کے جو وعدے مسیحؑ سے کئے تھے ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے مقابل پر کچھ وعدے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بھی کئے گئے اور ان کی نشوونما کا بھی ذکر کیا گیا۔ اب دیکھیں ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔ مسیحؑ کہتے ہیں:

"کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے۔ کچھ سَو گُنا کچھ ساٹھ گُنا کچھ تیس گُناہ جس کے کان ہوں وہ سُن لے۔ جبکہ قرآن کریم فرماتا ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(البقرہ: ۲۶۲)

کہ اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو! تمہیں خوشخبری ہو۔ تمہاری مثال مسیح کے بیج پھینکنے والے جیسی مثال نہیں ہے جس کو زیادہ سے زیادہ سو گُنا پھل لگنا تھا۔ اُس سے نیچے اُتر کر ساٹھ گُنا یا پھر اُس سے بھی کم۔ فرمایا تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے غلام ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی برکت سے تم سے یہ وعدہ ہے کہ ..... حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ والی مثال ایسے بیج کی طرح ہوگی جس میں سات بالیاں نکلیں۔ سُنبل بالی کو کہتے ہیں۔ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ اور ہر بالی میں سو سو دانے لگے ہوئے ہیں۔ کہاں یہ کہ زیادہ سے زیادہ سو مگر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم اور آپ کے ساتھیوں سے ہمارا یہ وعدہ ہے

کہ اگر تم ایسی جگہ بیج پھینکو گے جو زرخیز ہو اور تقویٰ کے ساتھ پھینکو گے تو خود تمہاری مثال بیج کی سی ہو جائے گی جو نشوونما پاتے ہوئے ایسی نشوونما پاتا ہے کہ اس میں ایک ایک دانے سے سات سات بالیاں نکلتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے لگتے ہیں یعنی سات سو گنا زیادہ لیکن یہ بھی تو ایک محدود وعدہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے ترقی کی تمام حدیں پھلانگ دی تھیں۔ پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ یہ نہ سمجھنا کہ سات سو پر بات ختم ہو جائے گی۔ اگر تم اس کی کامل پیروی کروگے تو یہ وہ رسولؐ ہے کہ تم سے لامتناہی ترقیات کا وعدہ ہے۔ باقیوں سے جو آگے بڑھ جائیں گے اُن کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہے۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ: وہ جتنا چاہے گا بڑھاتا جائے گا۔ جس کے لئے چاہے گا اور زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ: اللہ تعالےٰ بہت وسعت دینے والا ہے اور بہت علیم ہے۔ علیم کا تعلق انسان کے اندرونی حالات سے ہے اور خدا تعالےٰ کا فضل جو غیر معمولی طور پر نازل ہوتا ہے وہ انسان کی اندرونی تمناؤں کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اگر

خدا کی راہ میں غیر معمولی قربانیوں کی تمنائیں تڑپ رہی ہوں

اور انسان ہمیشہ اس خیال میں کھویا رہے کہ میں کچھ اور بھی کروں۔ کچھ اور بھی کروں لیکن انسانی توفیق محدود ہو اور وہ ان تمناؤں کو پورا نہ کر سکے تو اس سے آگے پھر فضلِ الٰہی کے ساتھ اس مضمون کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جتنا کماتا ہے اُس سے زیادہ خدا دیتا ہے جیسا کہ گناہوں کے متعلق بھی گنہگار کہتے ہیں۔ ؎

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد

کہ خدا جو گناہ ہم نہیں کر سکے اُن کی حسرت کی ہی داد دے دے۔ خدا تعالےٰ ان نیکیوں کی داد دیتا ہے جو انسان نہیں کر سکتا اور اس کا بھی دل سے تعلق ہے تو فرمایا ہے کہ واسع تو وہ ہے لیکن علیم بھی ہے۔ اگر تمہارے دل میں لامتناہی خدمت کی تمنائیں ہیں اور توفیق نہیں ہے تو خدا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جس کے تم غلام ہو اس کی برکت سے اس کی محبت کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ تمہیں لامحدود عطا کرے گا۔ تمہارے ساتھ سو یا دو سو یا چار سو یا سات سو دانوں کا وعدہ نہیں ہوگا بلکہ لامتناہی ترقیات ہوں گی۔

پھر آگے یسعیاہ کی پیشگوئی شروع ہوتی ہے حضرت مسیحؑ نے اس کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ آج ہم جس دور میں سے گزر رہے ہیں یہ وہی دور ہے جس پر یسعیاہ کی پیشگوئی صادق آتی ہے اور وہ پیشگوئی کیا تھی۔

"تم کانوں سے سنوگے پر ہرگز نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر ہرگز معلوم نہ کروگے۔ کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھاگئی ہے اور وہ کانوں سے اُونچا سنتے ہیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور میں اُن کو شفا بخشوں۔"

یعنی ڈرتے ہیں کہ ہم سے یہ نہ ہو جائے۔ اس مضمون کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا:

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ

(البقرہ: ۸)

اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر مہریں لگادی ہیں۔ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ اور ان کے کانوں پر بھی مہریں لگادی ہیں۔ وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ اور ان کی آنکھوں پر جھلیاں آگئی ہیں جیسے موتیا بند کے ساتھ آنکھوں کے اوپر جھلی آجاتی ہے اور وہ دیکھ نہیں سکتیں۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں موسوی امت کی جو حالت تھی اس کا ایک گہرا تعلق مسیحؑ کی آمدِ ثانی کے دور سے ہے اور لازم تھا کہ وہ علامتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ان لوگوں میں پائی جاتیں جو اپنی بیماریوں کی وجہ سے ایک مسیحی نفس کا تقاضا کر رہے تھے۔ جن پہلی بیماریوں نے مسیحِ اوّل کو تقاضا کیا تھا اور مسیحؑ نے ان لوگوں کو شفا بخشی تھی جنہوں نے اسے قبول کیا۔ لازم تھا کہ یہ بیماریاں جب دوبارہ سر اٹھائیں تو وہی آزمودہ نسخہ دوبارہ آسمان سے اُتارا جائے۔ مسیحؑ کی آمدِ ثانی کا یہ راز ہے مگر جن لوگوں کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہوں وہ بھی نہیں دیکھتے اور جو گھبراتے ہیں کہ اگر ہم نے دیکھا تو صداقت قبول کرنی پڑے گی اور دنیا کے پھندے ان کو توفیق نہیں دیتے کہ وہ آزاد ہو کر صداقت کی طرف بڑھ سکیں اُن کا حال بھی اندھوں کی طرح ہو جاتا ہے۔ کچھ وہ ہیں جو سن نہیں سکتے کیونکہ اُن کے کانوں پر مہریں ثبت ہیں اور سنائی دیتا ہی نہیں، ان معنوں میں کہ لمبے عرصہ کی غفلتوں کے نتیجہ میں لمبے عرصہ کی ٹیڑھی سوچوں کے نتیجہ میں واقعۃً ان کو سچا پیغام سمجھ ہی نہیں آسکتا لیکن ایسے بھی ہیں جو ڈرتے ہیں کہ ہم سمجھ جائیں گے اور اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ ایسے لوگوں کی مثال دی ہے کہ جب بجلی چمکتی ہے تو وہ موت کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ کچھ بہرے نہیں بھی ہوتے لیکن آوازوں کے خوف سے وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیا کرتے ہیں تو ایسے بھی بعض سننے والے ہیں جن کے اندر شنوائی کی رمق موجود ہوتی ہے لیکن ڈرتے ہیں کہ کہیں یہ نہ ہو کہ ہم سمجھ ہی جائیں اور مجبور ہو جائیں اور پھر ان کی پیروی کرنی پڑے اور پھر دنیا سے تعلقات کاٹنے پڑیں۔

اس ضمن میں آخری فقرے یہ بیان کئے گئے ہیں کہ "تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں"۔ پہلے وہ لوگ ہیں جن کا ذکر "خَتَمَ اللّٰہُ" کے تابع ہے کہ وہ تو لمبی بدکرداریوں کی وجہ سے سننے سے ہی محروم رہ گئے۔ دیکھنے سے ہی محروم اور ان کے دل غافل ہو چکے ہیں ان کو کچھ سمجھ نہیں آسکتی۔ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ اس مضمون کو یوں بیان فرمایا کہ گویا اُن کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔ تالے پڑ گئے ہوں تو کوئی چیز اندر جاتی ہی نہیں مگر کچھ اور بھی ہیں جہاں چیزیں آتی جاتی ہیں اور تالے نہیں پڑے ہوئے مگر

اچھی چیزوں کے لئے وہ تالے لگا لیتے ہیں

اور بُری چیزوں کے لئے کھول دیتے ہیں اُن کا ذکر حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ "انہوں نے اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور میں ان کو شفا بخشوں لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں اس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا۔"

یہ مسیحؑ کے وہ کلمات ہیں جو بڑی شان کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے دورِ آخر پر صادق آتے ہیں اور اس میں جماعت احمدیہ خصوصیت سے مخاطب ہے کہ

"لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں اس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے ؎

مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر　　بدورانش رسولاں ناز کردند

کہ اس مسیحؑ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو تحقیر کی

نظر سے نہ دیکھو۔ " بدو دانش رسولاں ناز کردند"

اس کے دور پر تو رسول ناز کرتے تھے۔

کئی غیر احمدی مولوی اپنی جہالت میں اعتراض کرتے ہیں کہ دکھاؤ کہاں رسولوں نے مسیح موعود کے دور پر ناز کیا ہوا ہے۔ ان جاہلوں سے پوچھو کہ اگر مسیح موسوی ؑ کے دور پر رسول ناز کرتے تھے تو مسیح محمدی ؑ کے دور پر کیوں ناز نہیں کریں گے۔ اس مسیح محمدی کے متعلق جس کے دور کی خود محمد رسول اللہ ؐ نے خبریں دی ہیں۔ جس کا قرآن میں ذکر ملتا ہے کیسی جہالت ہے کہ مسیح موسوی جب یہ بات کہتے ہیں تو بغیر چیلنج کے قبول کرتے اور کہتے ہیں آمنا و صدقنا۔ ہاں اے مسیح! تیرا دور ایسا ہی تھا کہ جس پر رسول ناز کریں۔ جب مسیح محمدی یہی اعلان کرتا ہے تو کانوں میں انگلیاں ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ توبہ توبہ، کیسی بات کر گیا ہے۔ محمد کا مسیح ہو اور اس کے دور پر رسول ناز کریں۔ کتنی بڑی گستاخی ہے۔ جتنی بڑی تم گستاخی سمجھتے ہو اتنی بڑی تم محمد رسول اللہ ؐ کے دربار میں گستاخی کرتے ہو۔ ان کی شان میں گستاخی کرتے ہو کیونکہ آپ کا مقام اور آپ کے غلاموں کا مقام، یہ دونوں مقام وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ"

کے ساتھ فرمایا گیا ہے اور کوئی ان مقامات کو الگ نہیں کر سکتا اور ساری کائنات میں ہر زمانہ میں تلاش کر کے دیکھو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان کا نہ کوئی رسول پیدا ہوا نہ اس شان کے متبعین پیدا ہوئے جیسے محمد رسول اللہ ؐ کو نصیب ہوئے اور یہ بات دونوں ادوار پر یکساں صادق آتی ہے۔ دور اوّل پر بھی اور دور آخر پر بھی۔ پس مسیح کے اس فقرے کو سنیں، دیکھیں کتنا معنی خیز ہے اور مسیح اوّل ؑ مسیح ثانی ؑ کی کیسی تائید کر رہا ہے۔ فرماتے ہیں: " کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنیں" اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس پر اس ذکر کو ختم کرتا ہوں ایک چھوٹی سی الگ بات اور بھی کرنے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" دیکھو! آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔"
(تبلیغ رسالت۔ جلد دہم)

اس میں پہلے نبیوں کی دو قسم کی خبروں کا ذکر ملتا ہے۔ ایک وہ خبر جس کا ذکر اس شعر میں ہے کہ

"بدو دانش رسولاں ناز کردند"

جس کا ذکر حضرت مسیح ؑ نے اپنی تمثیلات کے ساتھ بیان فرمایا اور وہ میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے لیکن نبیوں کے ہاں ایک اور بھی ذکر ملتا ہے جو انذاری حکم ہے اور اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

" دیکھو! آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی"

مگر اس خبر کے مصداق احمدی نہیں ہیں۔ اس خبر کے مصداق وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسیح موعود کا انکار کیا اور اپنی غفلت اور لاعلمی یا جہالت یا کجی کے نتیجہ میں وہ نیکی کی طرف پیٹھ پھیر کر بدیوں کی طرف بگٹٹ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی ہلاکت کا زمانہ قریب ہے۔ عالمی ہلاکت کی وہ پیشگوئیاں جو اس سے پہلے گزر چکیں اب جو آنے والی ہے، اب جو پوری ہونے والی ہے وہ اُن سے بہت زیادہ شدید ہوگی۔ اس لئے

ساری دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے

ان خوش نصیبوں کو کام کرنا ہے جن کی اچھے لفظوں میں بلکہ رشک کے ساتھ پرانے نبیوں نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ آپ کون ہیں۔ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ (یہ انذار اپنی جگہ مگر یہ انذار تمہارے لئے نہیں ہے) تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ (بہت ہی خوبصورت کلام ہے۔ قرآن کریم نے جو زُرَّاع فرمایا وہاں انسان بونے والے تھے اب یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ بیج اصل میں خدا کا ہے۔ بونے والے ہاتھ خواہ انسان کے ہوں لیکن جو بیج ہے یہ خدا کا ہے)

پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

" تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے ......"

یہ جو ابتلاء آتے ہیں ان کے ساتھ کچھ خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ کچھ خشک ٹہنیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور جلائی جاتی ہیں لیکن جو کچھ بچتا ہے وہ مزید نشوونما پاتا ہے اور حیرت انگیز طریق پر پھولتا اور پھلتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ پس بدنصیب ہیں وہ جو دور ابتلاء میں گر جائیں اور بہار کا زمانہ نہ دیکھیں۔ فرماتے ہیں:

"..... وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے ......"

اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتیں شامل ہیں جنہوں نے گزشتہ دور ابتلاء میں لمبے صبر کے نمونے دکھائے۔ کچھ براہ راست تکلیفوں میں مبتلا کئے گئے۔ کچھ اپنے پیاروں کی تکلیفوں میں مبتلا ہوئے۔ ان سب کے لئے خوشخبری ہے۔ فرماتے ہیں:

"..... مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"
(الوصیت)

یہ وہ دوسرا دور ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ داخل ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس عرصہ میں کبھی بھی جماعت احمدیہ پر برکتوں

سے کے دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ جس

تیزی کے ساتھ برکتوں کے نئے نئے ابواب کھل رہے ہیں

یوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر برکتوں کے نزول کے لئے ہر روز نئے دروازے کھولے جا رہے ہیں اور ڈھیروں برکتیں پھینکی جا رہی ہیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں بعض دفعہ یوں لگتا ہے کہ برکتیں سنبھالی نہیں جائیں گی۔ وہ لوگ جو باغوں کا تجربہ رکھتے ہیں ان کو پتہ ہے۔ ایک زمانہ ہوتا ہے کہ انتظار ہوتا ہے اور کبھی کھٹا پھل بھی ہاتھ آجائے تو انسان اس کو دیکھ دیکھ کر چکھ چکھ کر کچھ لطف اٹھاتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ ٹپکے لگے اور کبھی کوئی پکا ہوا پھل بھی میسر آجائے۔ پھر وہ دور آتا ہے کہ پھل پکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر اس طرح پکتے ہیں کہ زمینداروں سے سنبھالے نہیں جاتے۔ باغبانوں سے بھی سنبھالے نہیں جاتے اور وہ جو پہلے ایک ایک پھل کی حفاظت کر رہا ہوتا تھا وہ زمیندار بعض دفعہ دعوتِ عام دے دیتا ہے کہ آؤ اور جو توڑ سکتا ہے توڑے اور کھائے تو خدا کی برکتیں اس طرح نازل ہوا کرتی ہیں اور میں یہ سمجھ رہا ہوں بلکہ دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کے لئے وہ زمانہ سامنے آکھڑا ہوا ہے۔ اب آسمان سے اس تیزی کے ساتھ پھل گریں گے کہ ان کے سنبھالنے کی فکر کریں۔ اب فصلیں کاشت کرنے سے زیادہ فصلیں سنبھالنے کا وقت آیا کھڑا ہے کیونکہ پھل پک چکے ہیں اور انشاء اللہ ساری دنیا ان برکتوں کی گواہ ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے جس کے ضمن میں پہلے ایک تمہید میں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ آپ میں سے اکثر کو یاد نہیں ہوگا جیسا کہ مجھے بھی یاد نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جمعرات کو منصب خلافت پر فائز فرمایا اور وہ جون کی ۱۰ تاریخ تھی اور اگلے دن ۱۱ تاریخ کو جمعہ تھا۔ کل امام صاحب نے نماز پر آتے ہوئے مجھے کہا۔ مبارک ہو۔ میں نے کہا کس بات کی؟ مجھے تو کوئی خاص خیال بھی نہیں تھا۔ میں نے کہا شاید باہر سے کوئی اچھی خبر آئی ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی خلافت کے ۱۱ سال پورے ہوگئے اور بارہواں شروع ہو رہا ہے۔ اس پر سوچتے ہوئے میرا ذہن ایک اور الہام کی طرف بھی منتقل ہوگیا اور وہ یہ ہے

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ابھی پرسوں اس الہام کی بات ہمارے گھر چل رہی تھی تو میں نے کہا شاید خدا کے ہاں یہ مقدر ہو کہ ہماری ہجرت کے ۱۱ سال ہوں اور گیارہ سال کے بعد ہم واپس وطن چلے جائیں۔ جب امام صاحب نے کہا کہ آپ کی خلافت کے ۱۱ سال پورے ہوگئے اور بارہویں میں داخل ہوگئے ہیں تو میں نے کہا کہ مجھے تو پھر خدا پر حسن ظنی کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیئے کہ اس الہام کے اس رنگ میں بھی پورے ہونے کے دن آگئے ہیں کہ

خلافتِ رابعہ کے گیارہ سال کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ہوگا ضرور۔

وہ کیا ہوگا؟ اس کا تعلق دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگرچہ اس الہام کو بابو الٰہی بخش کی موت پر بھی لگایا ہے لیکن جہاں عموماً ذکر ملتا ہے وہاں بنیادی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ بات اس الہام سے قطعی ہے کہ یہ الہام میری صداقت کے اظہار کے لئے ظاہر ہوگا اور بڑی شان کے ساتھ ہوگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پارٹیشن کے وقت اپنی ہجرت کے وقت کے ساتھ بھی اس الہام کے مضمون کو باندھا تو بعض چیزیں ذوالوجوہ ہوتی ہیں۔ ایک شان سے بھی پوری ہوتی ہیں، دوسری سے بھی، تیسری سے بھی مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کو جتنی اہمیت دی ہے اور جس غیر معمولی نشان کے طور پر اس کو سمجھا ہے بعید نہیں کہ اس کا زمانہ اب قریب میں آنے والا ہو کیونکہ پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں تمام حدیں پھلانگی گئی ہیں۔ بے حیائی کی کوئی بات چھوڑی نہیں گئی۔ اس لئے اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عالمی نشان ظاہر ہونے چاہئیں۔

ایک وہ نشان ہے جو آپ اس وقت دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کی جماعت کو ایک جمعہ پر ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی توفیق بخشی ہے اور دنیا کے کونے کونے پر ایک بھی جگہ نہیں نہ شمال میں نہ جنوب میں نہ مشرق میں نہ مغرب میں جہاں جماعت احمدیہ کے امام کا خطبہ جمعہ دیکھا اور سنا نہ جا سکتا ہو تو یہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن بعد ۱۱۔ نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بعد ۱۱۔ اس سے بھی بہت بڑا نشان ہوگا یا اسی نشان کی کوئی ایسی شان ظاہر ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کے لئے قوموں کے دل تیار ہوں گے اور یہ جو یبوست کا دور ہے نحوست سی چھائی ہوئی ہے یہ دور انشاء اللہ دورِ بہار میں بدل جائے گا۔ اس توقع کے ساتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

> "میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری ثابت نہ کرے...."

یہ ایک دور وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے پہلے بہت سے نشانات کی صورت میں ظاہر ہوگیا اور انہی نشانات میں سے ایک الٰہی بخش کذاب کی موت کا نشان تھا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفصیل سے فرمایا ہے۔ پھر فرماتے ہیں:

> "..... اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔
>
> بر مقامِ فلک شدہ یارب ؛ گر امیدے دہم مدار عجب
>
> بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نہیں جانتا کہ گیارہ دن ہیں یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ مہینے یا گیارہ سال مگر بہر حال ایک نشان میری براءت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا"
>
> (اربعین ۴ صفحہ ۲۱ حاشیہ)

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض الہام ذوالوجوہ ہوتے ہیں۔ گیارہ سال تک آپ نے فرمایا ایک شان کے ساتھ پورا ہوگیا۔ اگر یہ اس کی آخری حد ہوتی تو حضرت مصلح موعودؓ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساری جماعت سے بڑھ کر عرفان تھا وہ کبھی یہ نہ کہتے کہ میری ہجرت پر بھی یہ الہام لگ گیا ہے۔ اس لئے تذکرہ میں نیچے یہ نوٹ ہے کہ بعض الہام ذوالوجوہ ہوتے ہیں تو اگر ایک معنی میں پورا ہوا ہے تو ایک اور معنی میں پھر بھی پورا ہو سکتا ہے جس کا بنیادی تعلق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت سے ضرور ہوگا۔ یہ مضمون ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو اس کے لئے دعا کی طرف توجہ ہو اور خصوصیت سے دعا کریں کہ بعد ۱۱۔ کا جو دور شروع ہو رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کناروں سے کناروں تک برکتوں سے بھر دے۔

فرماتے ہیں:

> "بر مقامِ فلک شدہ یارب ؛ گر امیدے دہم مدار عجب
>
> خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے...."

اس مضمون کا جماعت احمدیہ کی آج کی دُہائی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ تکلیفوں کا اتنا لمبا عرصہ گزرا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں نے اتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں کہ واقعۃً احمدیوں کی بعض راتیں دُہائیاں دیتے گزر گئیں اور مسلسل دُہائیاں دیتے رہے ہیں۔ لفظ دُہائی جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال کیا ہے اس سے بہتر یہ مضمون بیان نہیں ہو سکتا تھا اور جماعت احمدیہ کے حالات پر یہ بہترین طور پر صادق آتا ہے

تو لفظ دُھائی کا یہ بہت پیارا استعمال ہے۔ فرمایا:

تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب میں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر۔ میری سُنّت اور موہبت کے خلاف نہیں۔ بعد ۱۱۔ انشاءاللہ۔

فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ تو ایک دفعہ امید ظاہر فرمائی ہے کہ اس کے یہ معنی ہونگے لیکن ساتھ ایک اور دروازہ یہ فرما کر کھول دیا کہ اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ یعنی جو معنی میں بیان کرتا ہوں میں اپنی امید اور توقع کے مطابق بیان کر رہا ہوں اللہ تعالےٰ کی طرف سے معیّن تفہیم نہیں ہوئی۔ پس جب خدا نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا ہے تو کیوں نہ ہم توقع رکھیں کہ اس دور میں بھی خدا اس الہام کو اس شان کے ساتھ پورا کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے کل عالم میں، چہار دانگ عالم میں ڈنکے بجنے لگیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہم اپنے کانوں سے ان تصدیق کی آوازوں کو سنیں۔ اپنی آنکھوں سے اس دورِ ظفر موج کو دیکھیں اور ہماری آنکھیں بھی ٹھنڈک پائیں اور دل بھی شاداں ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور جلد تر ہو۔

نوٹ:۔ مکرم میرزا احمد صاحب جاوید دفتر P.S لندن کا مرتب کردہ یہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

(ادارہ)

اعلانات نکاح اور تقریب شادی

● ـــ خاکسار کی بہن عزیزہ ممتازہ یاسمین کی رخصتی ۱۵/۲/۹۳ کو ہمراہ مکرم سید راشد مجید صاحب ابن مکرم پروفیسر سید مجید عالم صاحب آف خانپور ملکی کے ساتھ عمل میں آئی۔

اگلے دن سید راشد مجید صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس خوشی کے موقع پر سید راشد مجید صاحب ۵۰/- روپے شکرانہ فنڈ اور ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی ازدواجی زندگی باعث برکت بنائے۔

(اعجاز احمد ملک ابن مکرم محمد صلاح الدین صاحب ملک مرحوم)

● ـــ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۹۳ء شام کو HUDSON HALL میں مکرم برکت اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور ابن مکرم صبغۃ اللہ صاحب بنگلور کا نکاح مکرمہ زکیہ فرحت صاحبہ بنت مکرم غلام محمود زاہجوری صاحب امیر جماعت احمدیہ بمبئی کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اُسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

اس مبارک موقعہ پر موصوف نے دوصد پچاس روپے ۲۵۰/- اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(محمد کلیم خاں مبلغ سلسلہ بنگلور)

● ـــ مورخہ ۲۰/۶/۹۳ کو خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رحمت اللہ صاحب جینا یادگیر کا نکاح مکرم سید وسیم احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال ابن مکرم سید ملک صاحب یادگیر کے ہمراہ مبلغ نو ہزار ایک سو اکاون روپے حق مہر پر محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے پڑھا نکاح کے بعد ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی

رشتہ کے ہر جہت سے جانبین کے لئے باعث خیر و برکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(اعانت بدر ۵/- روپے)

(عبد القادر شجیع نائندہ بدر یادگیر)

● ـــ مکرم جی۔ ایل لطف اللہ صاحب حیدرآباد اپنی بیٹی عطرت بیگم جن کا رشتہ میرے بیٹے سید اظہر علی سے ہوا ہے کے رشتہ کے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰/- روپے

(ڈاکٹر سید منور علی سابق انچارج احمدیہ شفاخانہ۔ قادیان)

ولادتیں

● ـــ مکرم عبد الحمید صاحب اُستاد کے ہاں ۴ جنوری ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا تولد ہوا ہے۔ بچے کا نام "عبد الحکیم عارف" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب کرام سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۵/- روپے

(زبیر احمد اختر۔ تیماپور)

● ـــ خاکسار کے بھائی مکرم فیروز احمد صاحب ابن محترم مقصود شریف صاحب کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے دو لڑکے توام عطا فرمائے ہیں زچہ و بچوں کی صحت و سلامتی اور لڑکوں کے صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر ۵۰/- روپے)

(حافظ مخدوم شریف متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

● ـــ مکرم ولید طارق صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالےٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور پر نور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "طلحہ خالد" تجویز فرمایا ہے بچے کے نیک صالح ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ آف جرمنی اپنے پوتے "سلمان فارسی" (وقف نو) جس نے قاعدہ یسرنا القرآن شروع کر دیا ہے کے نیک صالح ہونے اور درازی عمر کے لئے نیز اپنے بیٹے طاہر احمد کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(اعانت بدر ۴۰/- مارک)

(مینجر بدر)

دعائے مغفرت

● ـــ مکرم چوہدری برکت اللہ خاں صاحب، سابق صدر جماعت احمدیہ ساندھن ضلع آگرہ مورخہ ۲۶ جنوری کو وفات پا گئے ہیں اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے علاقہ میں صاحب اثر و رسوخ شخصیت تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار تبلیغی کاموں میں دلچسپی لیتے تھے اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے آمین۔

(مظفر احمد ظفر مبلغ نیپال)

● ـــ میری ہمشیرہ نسبتی مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ لمبی علالت کے بعد ۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء صبح ۴ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ اور سیکرٹری مال کے عہدوں پر فائز رہیں انہیں لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے ۱۹ انیس سالہ دینی خدمات پر میڈل دیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے قابل قدر دنیاوی خدمات بھی کیں۔ والدہ کے انتقال کے بعد شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر کے اپنے چھوٹے چار بہنوں اور چار بھائیوں جن میں بڑے مکرم عبد الماجد احمدی سابق ہیڈ ماسٹر احمدیہ ہائی اسکول قادیان ہیں کی پرورش کی اور ان سبھی کی شادیاں کیں کوئی شخص بیماری کی فریاد لیکر آتا فوراً اس کو لیکر ہسپتال چلی جاتیں خواہ وہ آدھی رات ہی کیوں نہ ہو خود تکلیف میں ہوتیں لیکن دوسرے کی پریشانی کو اہمیت دیتی تھیں۔ والد کے انتقال کے بعد بہن بھائیوں کے لئے شفیق ماں باپ کا سلوک کیا اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے

(راشدہ پروین اہلیہ عبد المالک احمدی شاہجہانپور۔ یوپی)

حقیقتِ ختم نبوّت

دیوبندی علماء کو چیلنج

از مکرم سیّد عبد العزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

مذکورہ عنوان میں دیوبندی علماء کو بالخصوص اس لئے چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی ناخلف اولاد ہیں حضرت مولانا مرحوم نے جیسا کہ اس مضمون میں بتایا گیا ہے ختم نبوت کے متعلق وہی عقیدہ پیش فرمایا ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ صرف دُنیا سے ڈر کر انہوں نے اپنے بانی کے عقیدہ کو ٹھکرا دیا۔ وہ بانی جس کے ورثہ کو آج یہ مزے لے لے کر کھا رہے ہیں۔

افسوس ہے منافقانہ طریق اختیار کرنے والے دار العلوم دیو بند کے آج کے علماء کو ہی "تحفظ ختم نبوت" کے لیڈر بنا دیا گیا ہے۔ باقی فرقوں کے علماء سے ہماری گزارش ہے کہ دیوبندیوں کو اس سلسلہ میں اپنا لیڈر بنانے سے پہلے ختمِ نبوت سے متعلق ان کے بانی کا عقیدہ مطالعہ کر لیں۔ تب صاف سمجھ آجائے گا کہ یہ علماء دیو بند، بانیٔ دار العلوم دیو بند کے اصل عقیدۂ ختم نبوت کو چھپانے کے لئے ہی احمدیوں کی مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اور اگر باوجود جانتے ہوئے بھی دیگر علماء ان کے ساتھ اس معاملہ میں شیر و شکر ہیں تو اس کا صاف مطلب ہے کہ یہ کوئی مذہبی گٹھ جوڑ نہیں بلکہ دنیوی مفاد پرستی ہے۔

دیو بندی علماء کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس مضمون کا علمی جواب (اپنی عادت کے مطابق گالیوں والا جواب نہیں) شائع کریں — لیکن ہمیں ان سے اس کی توقع کم ہی ہے — (مدیر)

خاتَم النبیّین اور ختمِ نبوت کی تراکیب کی بنیاد عربی زبان کی لغت پر ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین ان تراکیب کا ترجمہ عمداً یا عدم علم سے غلط کرتے ہیں۔ لفظ ختم کو عربی لغت میں دو طریق سے بیان کیا گیا ہے

•۔ ایک یہ کہ وہ اثر اور نقش پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

•۔ دوسرے یہ کہ وہ اثر یا نقش کسی دوسری چیز میں پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

- خاتَم اثر کا اور جس چیز میں وہ اثر پیدا کرتا ہے ہر دو کا فاعل ہے

- خاتَم وہی اثر یا وصف پیدا کرتا ہے جو اس کے اندر پایا جاتا ہے

- خاتَم جب اپنے متذکرہ بالا کسی ایک مفعول کے ساتھ پایا جائے تو اس وقت خاتم اور اس کا مفعول ہم وصف ہوتے ہیں۔

بیان کردہ نکات سے ظاہر ہے کہ "خاتَم النبیّین" اور ختمِ نبوت کی ترکیب اوصاف پر مشتمل ہیں خاتم یا ختم سے ان کے مفعول کو وصف ملتا ہے یا وصف اُن سے پیدا ہوتا ہے۔

جو اوپر دعویٰ کیا گیا ہے اس کی تائید میں مفرداتِ راغب میں جو کچھ لفظِ ختم کے متعلق بیان کیا گیا ہے اسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"ھُوَ تاثیرُ الشیئِ کَنَقشِ الخاتَمِ والطابِعِ۔ الثانی الاثرُ الحاصِلُ مِنَ النقش"

ایک یہ کہ ختم کا فاعل کسی دوسری چیز میں اسی طرح اثر کرتا ہے جس طرح خاتم سے نقش پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ختم کے فاعل سے اثر پیدا ہوتا ہے

مفرداتِ کے علاوہ عربی زبان کی دوسری مستند لغات میں خاتم کے لفظ کے ساتھ اثر یا مختوم کا ذکر ہے یا بعض دفعہ یہ بتایا گیا ہے کہ خاتم کو جب مٹی یا موم کی ٹکیہ پر ثبت کیا جائے تو وہ نقش پیدا کرتی ہے دوسری مستند لغات کا ذکر اس وجہ سے کیا گیا ہے۔ غیر احمدی علماء میں سے اکثر کو یہ علم نہیں کہ لفظِ ختم کے مثبت معنی بھی ہوتے ہیں اور وہ کونسی دو صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

ختم اور خاتم

یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ ختم اور خاتم ہم معنیٰ ہیں۔ ختم النبیّین ختم المرسلین اور ختم النبوۃ کی تراکیب بھی استعمال ہوتی ہیں۔

ختم اور خاتم ہم معنیٰ ہیں اس کے لئے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد چہارم دیکھیں۔

ہیئتِ ترکیبی

اوپر کی سطور میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جس ختم کے متعلق یہاں بحث کی جا رہی ہے اس کے دو مفعول ہو سکتے ہیں۔ نحوی قاعدہ کے مطابق وہ دونوں خاتم کے مضاف الیہ ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ دونوں ختم یا خاتم سے وصف لیتے ہیں۔ ختم یا خاتم میں اگر وصفِ نبوّت پایا جاتا ہے تو اس کے مضاف الیہ میں بھی یہی وصف پایا جائے گا اس کی مثالیں خاتم النبیّین اور ختم النبوۃ ہیں۔ خاتم النبیّین میں النبیّین مختوم ہے ختم النبوت میں النبوت ختم کا اثر حاصل ہے۔

تمیز و تفریق

غیر احمدی علماء جس ختم یا خاتم کی بات کرتے ہیں اس میں کوئی وصف نہیں پایا جاتا اس کے مفعول میں یا مضاف الیہ میں کوئی وصف نہیں پایا جاتا۔ اس کا مفعول اپنے فاعل سے وصف نہیں لیتا اس ختم کے مفعول کی تعداد کی کوئی حد اور تعیین نہیں ایسے ختم کے معنی منفی ہوتے ہیں۔

غیر احمدی علماء کا عمل

غیر احمدی علماء کا عمل یہ ہے کہ — خاتم النبیّین اور ختم النبوّۃ کے منفی معنی کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں ختم یا خاتم کے معنیٰ ہر حالت میں منفی ہوتے ہیں یہ ان کے عدمِ علم کا نتیجہ ہے خاتم النبیّین کے معنیٰ آخری نبی یا انقطاعِ نبوّت کے کرنا لغت کی رُو سے غلط ہے۔ جس ختم کو لغت میں تاثیر الشیئ اور اثرِ حاصل سے بیان کیا گیا ہے وہ اس ختم سے جس کے معنیٰ منفی ہوتے ہیں بالکل مختلف اور معنیٰ میں متضاد ہے۔

غیر احمدی علماء اپنے موقف کی تائید میں عربی زبان کی مثالیں پیش کرتے ہیں جیسے ختم الاناء۔ خاتم القوم (رسالہ ختمِ نبوّت مؤلفہ مودودی صاحب) بعض دوسرے علماء قرآن مجید سے ختم اللّٰہُ علیٰ قلوبھم کی مثال پیش کرتے ہیں۔

ان مثالوں میں سے کوئی بھی تاثیرِ الشیئ اور اثر حاصل کی تعریف میں نہیں آتی لہٰذا ان کے منفی معنیٰ کرنا جائز ہے ان مثالوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات کو خاتم النبیّین اور ختم نبوت اور اُن کی پیش کردہ مثالوں میں فرق نظر نہیں آتا ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

خاتم النبیّین اور ختم نبوت کی تراکیب میں وصف پایا جاتا ہے النبیّین اور النبوۃ میں وصف موجود ہے۔ خاتم اور ختم سے مُراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ میں وصف نبوّت پایا جاتا ہے لیکن ان کی پیش کردہ مثالوں الاناء، القوم اور علیٰ قلوبھم میں کون سا وصف پایا جاتا ہے۔

جب یہ علماء خاتم النبیّین اور ختم نبوت کی بات کرتے ہیں اس وقت ان کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوتا ہے اس کی ایک مثال نمونہ کے طور پر پیش ہے۔

"عربی لغت اور محاورہ کے رُو سے خاتم کے معنی ڈاکخانے کی مُہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کئے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے مُراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے۔

(رسالہ ختم نبوّت صفحہ ۱۱ مؤلفہ مودودی صاحب)

جب لفافہ پر مہر لگ جاتی ہے تو عربی زبان میں اس کو مختوم کہتے ہیں یعنی خاتم نے اپنا اثر یا وصف لفافہ کو دیا۔ یہ ہیں اس کے عربی زبان میں لغوی معنی۔ مولوی مودودی صاحب کی یہ اپنی تاویل ہے جو انہوں نے لکھا ہے۔

"کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے"۔

مزید ظلم یہ کہ مودودی صاحب نے لفافہ والی مہر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ حقیقی مہر کون ہے؟ لفافہ والی مہر تو حقیقی مہر نہیں ہے۔

ختم نبوت

یہ علماء ختم نبوت کے نام پر بہت شور مچاتے اور غریب مسلمانوں کو لوٹتے ہیں۔ عربی زبان میں خاتم کے دو مفعول ہیں جن کا پہلے تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کا دوسرا مفعول اثر حاصل ہے۔ حقیقی خاتم میں کوئی نقش یا وصف پایا جاتا ہے اس کے ثبت کرنے سے اثر یا وصف پیدا ہوتا ہے یہ خاتم کا دوسرا مفعول ہے۔ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ عربی زبان میں خاتم اور ختم ہم معنی ہیں اگر خاتم یا ختم میں وصف نبوت موجود ہے تو اس کے ثبت سے وصف نبوت ہی پیدا ہوگا اور اسی کو اثر حاصل کہتے ہیں۔ اثر اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں وصف کی تخصیص نہیں ہے ختم النبوۃ کے معنی یہ ہیں کہ نبوت ختم سے پیدا ہوئی ہے اور ختم سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ختم اور نبوت دونوں میں ایک ہی وصف ہے اور عربی لغت کے مطابق ختم نبوت کے مثبت معنیٰ ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں:—

"جیسے خاتم بفتح تاء کا اثر اور نقش مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے ... کیونکہ اوصاف معروض اور موصوف بالعرض (مختوم علیہ) موصوف بالذات کی فرع ہوتے ہیں اور موصوف بالذات (خاتم) اوصاف عرضیہ کی اصل ہوتا ہے اور وہ اس کی نسل"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۱۱)

مولانا نانوتوی نے ختم النبوۃ میں ختم کو اصل اور النبوۃ کو اس کی نسل قرار دیا ہے۔ مولانا موصوف نے اسی رسالہ کے صفحہ ۸ پر فرمایا ہے

"ختم نبوت بمعنیٰ معروض کو تاخیر زمانی لازم ہے"۔

یہاں معروض سے مراد وہ نبوت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ملے جیسا کہ مولانا نے فرمایا

"آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۴)

ختم نبوت سے مراد اگر انقطاع نبوت ہوتا تو مولانا نانوتوی یہ نہ فرماتے جو آپ نے تحذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا"۔

مولانا موصوف نے جو کچھ خاتم النبیین اور ختم نبوت کے متعلق تحریر کیا ہے وہ عربی لغت کو مدنظر رکھ کر تحریر کیا ہے اور ختم کے حقیقی معنیٰ تاثیر الشیئ اور اثر حاصل سے مطابقت رکھتا ہے اس لئے دیوبندیوں اور دوسرے مکتب فکر کے علماء کے لئے دعوت فکر ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خاتم النبیین اور ختم نبوت کی تراکیب کے منفی معنیٰ نہیں ہو سکتے

نبوت کی دو قسمیں

مولانا نانوتوی نے نبوت کی دو قسموں کا ذکر کیا ہے۔ ایک نبوت بالذات اور دوسری نبوت بالعرض نبوت بالعرض وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ملے خاتم میں جو نبوت ہے وہ بالذات ہے اور النبیین میں جو نبوت ہے وہ بالعرض ہے۔ نبوت بالعرض کو ظلی اور انعکاسی نبوت بھی کہا جاتا ہے۔ مولانا نانوتوی فرماتے ہیں

"عرض اور انبیاء میں جو

(باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھئے)

ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ

اخبار "جنگ" لنڈن کے جواب میں

از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ مقیم لنڈن

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
محترم ایڈیٹر جنگ لنڈن!
السلام علیکم

۲۲ جنوری ۹۳ء کے جنگ میں "مسائل و افکار" کے عنوان کے تحت زیڈ اے سلہری صاحب کا مضمون پڑھا جس میں انہوں نے حسب عادت سیاسی مضمون میں احمدیت کے عقائد پر بھونڈے انداز میں تنقید کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف سلہری صاحب کے سیاسی خیالات فرسودہ ہیں بلکہ مذہبی معاملات میں بھی ان کا علم نہ ہونے کے برابر ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:—

"موجودہ (سیاسی) نظام قادیانیت کے مشابہ ہے کہ وہ تمام کے تمام اسلامی شعائر روزہ نماز، حج، زکوٰۃ کو تو اپناتی ہے لیکن اسلام اور ایمان کے مرکزی نقطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکاری ہے"۔

جماعت احمدیہ متعدد بار اس بات کی وضاحت کر چکی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتی ہے اور دل سے اس عقیدہ پر پختہ ایمان رکھتی ہے اس سلسلے میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات میں سے بیسیوں حوالے دئے جا سکتے ہیں۔ یہاں پر چند ایک حوالے پیش کئے جاتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد اور آپ خاتم الانبیاء ہیں"۔
(چشمۂ معرفت طبع اول صفحہ ۸۲)

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا"۔
(ازالہ اوہام صفحہ ۶۹)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں"۔
(براہین احمدیہ طبع اول حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۶۷)

"ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے"۔
(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

ان حوالہ جات کو پڑھ کر کوئی ذی ہوش اور صاحب عقل انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ اس لئے زیڈ اے سلہری نے بعض دیگر مولویوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے ایک انتہائی جھوٹا مکروہ اور بے بنیاد الزام جماعت احمدیہ پر لگایا ہے۔

پھر سلہری صاحب لکھتے ہیں:

"قادیانیت نے مرزا غلام احمد کو نعوذ باللہ مقام نبوت پر کھڑا کر دیا ہے۔ جو ختم نبوت کی صریح تنقیص و تردید ہے"۔

اس کے جواب میں عرض ہے

کہ ختم نبوّت کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ بزرگان اُمّت اور آئمہ سلف کے عقیدہ کے عین مطابق ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ خاتم ہیں بجز ان کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کی مہر سے اُمّت محمدیہ میں کسی فرد کو ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے جو بروزی اور ظلّی نبوّت ہے اور آپ کی کامل اتباع کے نتیجہ میں پانے والا اُمّتی نبی کہلاتا ہے۔ بزرگان اُمّت اسی عقیدہ پر قائم تھے چنانچہ اُمّت مسلمہ کے مسلّمہ بزرگ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ) ”ختم الرسل حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوی کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ لہذا اے مخاطب تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔“

(مکتوب نمبر ۳۰۱ صفحہ ۱۴۲ جلد اوّل)

اسی طرح حضرت مولانا رومؒ کا ایک شعر بھی قابلِ غور ہے کیا خوب فرماتے ہیں ؎

فکر کُن درراہ نیکو خدمتے
تا نبوّت یابی اندر اُمّتے

(مثنوی مولانا رومؒ دفتر اوّل صفحہ ۵۳)

ترجمہ:۔ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کے تجھے اُمت کے اندر نبوّت مل جائے۔

جماعت احمدیہ اسی عقیدہ پر قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان معنوں میں کہ آپ کے بعد نئی شریعت لانے والا کوئی نبی نہیں آسکتا چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

”اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا کوئی نبی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔“

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

یہی عقیدہ بزرگان اُمت کا ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ”الخیر الکثیر“ کے صفحہ ۱۱۱ پر فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر بلا واسطہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) فیض پانے والا ہو“۔

نامور صوفی حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی حسین الحکیم ترمذی (وفات ۳۰۸ھ) فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپ کی کیا فضیلت و شان ہے اور اس میں کونسی علمی بات ہے۔“

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ (وفات ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ ”وہ نبوّت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر ختم ہوئی وہ صرف تشریعی نبوّت ہے نہ کہ مقام نبوّت۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے اور یہی معنی اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ رسالت اور نبوّت منقطع ہوگئی اور لا رسول بعدی ولا نبی یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو ہاں اس صورت میں نبی آسکتا ہے کہ وہ میری شریعت کے حکم کے تحت آئے اور میرے بعد کوئی رسول نہیں یعنی میرے بعد دُنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آوے اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بُلانے والا ہو پس یہ وہ قسم نبوّت ہے جو ختم ہوئی اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا ورنہ مقام نبوّت بند نہیں ہے۔“ (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

حضرت امام عبد الوہاب شعرانی جو مشہور صوفی بزرگ گزرے ہیں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ ”جان لو مطلق نبوّت نہیں اُٹھی صرف تشریعی نبوّت منقطع ہوئی ہے“۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۵)

اس دور کے بزرگ عالم دین مولوی ابو الحسنات عبد الحی صاحب لکھنوی فرنگی محلی اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں:۔

”بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے“۔

اور آخر میں سلہری صاحب یا ان جیسے عقیدہ گھڑنے والے دیوبندی مولویوں کے مسلّمہ بزرگ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی کتاب میں سے ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔ کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ احمدیت دشمنی میں انسان اتنی جلدی اپنے بزرگوں کے علم و فضل کو بھلا دے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب تو فرماتے ہیں کہ:۔

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا“۔

تحذیر الناس صفحہ ۲۸ مطبع قاسمی دیوبند)

حیرت کی بات ہے کہ یہ مولوی صاحبان اسی عقیدہ پر قائم لوگوں کو کافر و ملحد و دجال قرار دیتے نہیں تھکتے اور انہی کے زیرِ اثر سلہری صاحب جیسے کالم نویس بغیر تحقیق وہی باتیں دہراتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عقلوں پر پڑے پردے اُٹھائے تاکہ نور کی کوئی شعاع ان کی عاقبت کو سنوارنے کے لئے اندر جھانک سکے بہر حال ہم ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں وہی احکم الحاکمین ہے۔

والسلام

رشید احمد چوہدری
۱۶ گریسن ہال روڈ لنڈن
S.W 18

باقی صفحہ ۱۱

کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے“۔

احمدیہ لٹریچر میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت کو ظلّی نبوّت کہا گیا ہے اور اس کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ ایسی نبوّت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ملے مخالف علماء نہ صرف جھوٹا عقیدہ جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں بلکہ احمدیوں کو قتل کرنا ان کی مسجدوں اور گھروں کو جلانا کارِ ثواب سمجھتے ہیں ان کے افعالِ شنیعہ سے اچھی طرح واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق ان کا رویّہ متعصبانہ ہے اور اس دنیا کے کمانے کی خاطر احمدیت کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں۔

ربط و اتحاد

خاتم النبییّن کے خاتم اور النبییّن میں ربط و اتحاد ہے مغائرت نہیں النبییّن خاتم کی فرع ہے اور النبییّن کا وصف نبوّت خاتم کی نسل ہے۔ مولانا نانوتوی فرماتے ہیں:۔

کیونکہ اوصاف معروض اور موصوف بالعرض (النبییّن) موصوف بالذات (خاتم) کی فرع ہوتے ہیں اور موصوف بالذات (خاتم) اوصاف عرضیہ (نبوّت) کی اصل ہوتا ہے اور وہ (نبوّت) اس کی نسل“۔

(تحذیر الناس صفحہ ۱)

اندرون خانہ

جب علماء دیوبند اور مجلس تحفظ ختمِ نبوت مولانا نانوتوی کے موصوف بالذات۔ موصوف بالعرض اور اوصاف عرضیہ کو سمجھ لیں گے تو خاتم النبییّن کے مفہوم اور ظلّی اور بروزی نبوت کے مفہوم کو ان کے لئے سمجھنا آسان ہوگا۔ پہلے اندرون خانہ میں جو کچھ ہے اس کے متعلق سمجھ حاصل کریں اور اس کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو سمجھ عطا کرے کہ وہ تعصب کی کالی پٹی اپنی آنکھوں سے اُتاریں اور اس زمانے کے امام کو پہچانیں۔

آمین اللھم آمین

تبلیغی و تربیتی مساعی

جلسہ ہائے یوم خلافت

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے تحت، جماعت احمدیہ پنکال، کلکلم، پتھ پیریم نے جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کر کے تفصیلی رپورٹیں بغرضِ اشاعت ارسال کی ہیں۔ جماعتوں کے نام بغرض دعا و ریکارڈ تحریر کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس میں حصہ لینے والے جملہ افراد کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن کی اشاعت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر جولائی ۹۳ء میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ترجمہ انگلش قرآن مجید کی تعریف و توصیف فرمائی ہے اور حقیقت میں اس ترجمہ کا معیار اتنا اونچا ہے کہ غیر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ قارئین بدر کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ہندوستان کی نامور اور مشہور روپا کمپنی نے نہایت خوبصورت کاغذ پر دیدہ زیب جلد بندی کے ساتھ حضرت چوہدری صاحبؓ کا ترجمہ شائع کیا ہے اور اس کمپنی نے کلکتہ میں اپنے بک سٹال پر رکھا۔ شائقین حضرات اور ذی علم طبقہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کمپنی سے اس ترجمہ کو حاصل کیا۔

کلکتہ میں تربیتی جلسہ تین افراد کا قبول احمدیت

مورخہ ۱۱ر جولائی کو بعد نماز مغرب مجلس اطفال الاحمدیہ کلکتہ کا نظموں کا مقابلہ مکرم افتخار احمد صاحب ملک سیکرٹری اطفال کی زیر نگرانی ہوا۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے اطفال کو خاکسار نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد خدام کا جلسہ محترم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم افتخار احمد صاحب ملک کی تلاوت اور عزیزم افتخار الدین قمر کی نظم خوانی کے بعد منظور عالم صاحب قائد مجلس نے عہد دہرایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر انگریزی میں عمر فاروق ابن سلیم احمد صاحب تروینیا نے کی۔ بعدہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب کریم اور مبشر احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم محمد مشرق علی صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اجلاس کے بعد تین افراد نے بیعت کی جبکہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں اٹھارہ افراد نے بیعت کی۔

ضلع ہوگلی (بنگال) میں اوّل آنے والے طالب علم نے احمدیت قبول کر لیا

سید نجم العالم صاحب جو ضلع ہوگلی (بنگال) میں دسویں کلاس میں بورڈ کے امتحان ۱۹۹۳ء میں اوّل آئے ہیں اور بنگال کے پانچ لاکھ طلباء میں ۴۸ ویں پوزیشن حاصل کی ہے نے اللہ کے فضل سے احمدیہ مسلم مشن کلکتہ میں اپنے بھائی نور العالم انجینئر کے ہمراہ احمدیت قبول کر لی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔ مسجد میں اجتماعی دعا ہوئی۔ افراد جماعت ان سے بغلگیر ہوئے اور ہر دو کو مبارکباد دی۔

خاکسار: حمید الدین شمس انچارج مبلغ صوبہ بنگال و آسام

احمدی بزرگوں کی یاد میں جلسہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۳۰ر اپریل میں فرمایا تھا کہ:-

"تمام دنیا میں جماعتوں کو احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہئے۔"

حضور انور کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ بنگلور نے ۴ر جولائی کو بعد نماز عصر ایک اجلاس منعقد کیا سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ جلسہ کی صدارت رحید الدین صاحب شمس افسر لنگر خانہ قادیان نے کی۔ مکرم محمود احمد صاحب سہگل کی تلاوت اور مکرم محمود احمد صاحب مزمل قادیانی کی نظم خوانی کے بعد مکرم صبغۃ اللہ صاحب، مکرم نثار احمد صاحب اور مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے جماعت کے احباب کو نصائح فرمائیں۔

صدر جلسہ کے خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار: محمد کلیم خان مبلغ بنگلور)

پتھ پیریم (کیرالہ) میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۵/۶/۹۳ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پتھ پیریم میں خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم کے پی صدیق صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم سی کے قمر الدین صاحب کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار سی۔ ایچ عبد الرحمٰن نے کی بعدہٗ مکرم و محترم سی ایچ عبد الشکور صاحب آف پنگاڈی نے تقریر کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جلسہ میں اکثر احباب و مستورات اور بچے نیز ایک غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔

خاکسار: سی ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ - صفحہ ۳ سے آگے

مسلمانوں اور ان کے علماء بچا لیں گے کیونکہ وہ تو آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہو چکے ہیں۔

پس اس دور میں اب ہم ہیں جن کے ذمہ ایمان کو بنی نوع انسان کے قلوب میں راسخ کرنے کا کام دے کر پیدا کیا گیا ہے۔ پس عاجزی اور انکساری سے اس کام میں لگے رہو۔ تم اپنے تقویٰ کی حفاظت کرو جب تک خدا کی نظر میں تم متقیوں کی جماعت بنے رہو گے اس وقت تک کوئی دنیا کی طاقت تمہارا کوئی ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں کر سکے گی۔ تم ضرور پھولو گے اور پھلو گے، تم ضرور کل عالم پر محیط کئے جاؤ گے کیونکہ تم اس پیغام کے امین بنائے گئے ہو جو کل عالم پر محیط ہونے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کا ہر حرکت کلام الٰہی کو بنا لیں۔ اپنی زندگی کی ہر تحریک کو روکنے والا بھی کلام الٰہی کو بنا لیں۔ ہمارے اٹھنے والے قدم بھی قرآن کے تابع اٹھیں ہمارے رکنے والے قدم بھی قرآن کے تابع رکیں یہ پہلا پیغام ہے جو آخرین کی جماعت کو دیا گیا۔ دوسرا پیغام یہ ہے کہ تزکیہ کریں اپنے ارد گرد پاک رنگ پیدا کریں۔ کثرت کے ساتھ دنیا کو تعلیم قرآن سے آگاہ کریں۔ پھر حکمتوں کو خود بھی سمجھیں اور پھر دنیا کو بھی سمجھائیں۔ حضور پُرنور نے فرمایا میں نے بڑی گہرائی سے جائزہ لیا ہے کہ حکمت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

درخواست دعا: (۱) خاکسار کے بیٹے منصور احمد نے میڈیکل میں داخلہ کے لئے امتحان دیا ہے۔ اسی طرح اور بھی ٹیسٹ دے رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کیلئے چھوٹے بیٹے کی صحت و تندرستی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (قدسیہ سلطانہ بوکارو بہار)

(۲) خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور ملازمت میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر ۲۵ روپے) (بشیر احمد رانچی)

اداریہ ۔ بقیہ صفحہ (۲)

اور وہ دنیا جو بار بار خدا کی طرف سے آنے والے ان عذابوں سے ڈرا چکے ہیں لیکن بعض لوگوں نے تو آپ کی مخالفت و توہین کو اپنے دنیوی کاروبار کے چمکانے اور پیٹ بھرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے ۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو !
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن		(حقیقۃ الوحی)

اسی طرح آپ نے فرمایا :۔

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلہ بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی ۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے ۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں ۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی ۔ پس میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے ۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے ۔ اور وہ جو بلا سے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا ۔۔۔۔۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا ۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا ۔۔۔۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے ۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے ۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے ۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے ۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی ۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ "

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ نشان ۱۷۰)

بالآخر یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا کا عذاب اختلافِ مذہب کے نتیجہ میں ہرگز نہیں آتا بلکہ قوانینِ قدرت کے توڑنے ، گناہوں میں انتہا کر دینے اور مامورِ وقت سے شوخی و شرارت کے نتیجہ میں آتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی ۔ اور نہ ہندو یا عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں ۔ یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں ۔ ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو ، جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق و فجور میں غرق ہو اور زانی ، خونی ، چور ، ظالم اور ناحق کے طور پر بد اندیش ، بدزبان اور بدچلن ہو اس کو اس سے ڈرنا چاہیئے ۔ اور اگر توبہ کرے تو اس کو بھی کچھ غم نہیں اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے ، قطعی نہیں ہے "

(روحانی خزائن جلد ۲۱ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے اور وقت کے مامور کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ٭

(منیر احمد خادم)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۸واں جلسہ سالانہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

رات ساڑھے آٹھ بجے حضور نے گزشتہ سال جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضالِ الٰہیہ کی ایک جھلک دنیا بھر میں حضور کا خطاب سننے والے افراد اور احبابِ جماعت کے سامنے پیش کی ۔ اس سے قبل حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام بعنوان " اجنبی غم " مکرم محمد الیاس صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا ۔ نظم کے بعد حضور انور نے اپنے رُوح پرور خطاب میں فرمایا دن بدن جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی جارہی ہے ۔ حضور نے فرمایا اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۳۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے ۔ گزشتہ سال ۷۵۲ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ۔ سالِ رواں میں نئی جماعتیں قائم کرنے کے لحاظ سے غانا (مغربی افریقہ) اوّل رہا ہے گزشتہ سال ۳۱۸ مساجد کا اضافہ ہوا ۔ جن میں سے ۲۰۶ مساجد اماموں اور نمازیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تحفۃً دیں ۔ ۱۳ ممالک میں ۴۹ نئے تبلیغی مراکز کھولے گئے ۔ ۶۰ ممالک میں ۱۴۵ مشن ہاؤس خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں ۔ حال ہی میں ازبکستان اور رشیا میں مشن ہاؤس خرید لئے گئے ہیں ۔ ۵۶ ممالک میں ۲۶۸ مرکزی مبلغین اور ۱۸ ممالک میں ۴۵۸ لوکل معلمین دن رات خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف سے کی جانے والی خدمتِ خلق کی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں سکولوں اور کالجوں کی خدمات کا ذکر کیا ۔ بوسنیا اور صومالیہ میں کی جانے والی خدمت کے ایمان افروز واقعات سنائے ۔ حضور نے فرمایا چونکہ پاکستان میں الفضل کی آزادانہ اشاعت پر بعض پابندیاں ہیں ، اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ انٹرنیشنل الفضل نکالا جائے ۔ مالی قربانی کے اعتبار سے جماعت احمدیہ کا مجموعی بجٹ کروڑوں سے تجاوز کر کے ایک اَرب کی حد تک جا پہنچا ہے ۔

مجلس سوال و جواب

یکم اگست کو جلسہ سالانہ برطانیہ کا آخری اور تیسرا دن تھا ۔ اس دن حضور انور نے ہندوستانی وقت کے مطابق سوا تین بجے مجلس عرفان میں کثیر تعداد میں آئے ہوئے غیر احمدی اور غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں کے سوالات کے جواب دیئے ۔

عالمی بیعت

ٹھیک پانچ بجے دنیا نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ آپ ایک جگہ پر رونق افروز ہو کر مواصلاتی سیارے کے ذریعہ دنیا بھر کے لاکھوں افراد کی بیعت لے کر انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت عطا کریں ۔ اس موقعہ پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سبز رنگ کا مبارک کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا ۔ اس عالمی بیعت میں اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ۸۴ ممالک کے افراد نے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ امسال پانچ برِاعظم میں پھیلے ہوئے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد نے بھی شمولیتِ بیعت کی سعادت حاصل کی ۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اس موقعہ پر تجدید بیعت میں شامل ہوں ۔

بیعت کے موقعہ پر ۵ برِاعظموں کے پانچ نمائندے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے حضور کی اقتداء میں بیعت کے الفاظ دُہرا رہے تھے ۔ جبکہ ۸۴ ممالک کے نمائندگان کا جسمانی رابطہ ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضور سے قائم تھا ۔ الفاظ بیعت حضور نے اُردو میں دُہرائے جس کا دنیا کی درج ذیل سات زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوا ۔ — عربی ۔ انگریزی ۔ جرمن ۔ سپینش ۔ رشین ۔ فرنچ اور بنگلہ — (۲) بارہ میں دنیا بھر کی شامل ہونے والی احمدی جماعتوں کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی لوکل زبانوں میں ساتھ ساتھ الفاظ بیعت کا ترجمہ مقامی احباب کی سہولت کے پیش نظر دُہراتے جائیں ۔

اختتامی خطاب

ہندوستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی اجلاس کے لئے کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے ۔ اس موقعہ پر تلاوت کلام پاک اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؏

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا

کے علاوہ حضرت امیر المومنین کا نعتیہ منظوم کلام ؏

اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی

پڑھ کر سنایا گیا ۔

اختتامی خطاب میں حضور انور نے امنِ عالم کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالی اور احبابِ جماعت کو حضور کے اس بے نظیر اور حسین اُسوہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی ۔ رات کے ساڑھے بارہ بجے جس وقت حضور پُرنور ایدہ اللہ نے اپنا علم و عرفان سے بھرپور خطاب مکمل کرنے کے بعد اجتماعی دُعا کرائی تو سا

(باقی دیکھئے کالم نمبر ۱ در ۲ صفحہ ہذا کے نیچے)

رہا ہندوستان میں ۲ اگست کی تاریخ شروع ہو چکی تھی ۔ پُرسوز اجتماعی دُعا جو انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کی گئی اس اجتماع کا اختتامی نشان تھی ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) کی کھلی و کشادہ سرزمین پر منعقد ہوا جہاں شامیانے لگا کر مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا ۔ وہیں منتظمین کے عارضی دفاتر اور لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی پوری شان کے ساتھ جاری و ساری رہا ۔ جس کے لئے احباب و مستورات نے بڑی مستعدی سے بے لوث خدمت بجالائی ۔

اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان جلسہ کی عالمگیر برکات نازل فرمائے ۔ آمین ٭

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

خاکسار کی چوتھی اور آخری بیٹی عزیزہ ہاجرہ بیگم کا نکاح ہمراہ عبد القیوم خان صاحب معلّم وقفِ جدید ابن ابراہیم خان صاحب آف سورو (اُڑیسہ) بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۹۹۳ء بعد نمازِ جمعہ بمقام مسجد احمدیہ وڈمان بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ محترم مولوی نصیر احمد صاحب خادم معلّم وقفِ جدید نے پڑھا۔ دوسرے دن رخصتانہ کیا گیا۔ احباب دُعا کریں کہ یہ رشتہ ہر جہت سے ہر دو خاندان کے لئے مبارک و باعثِ خیر و برکت ہو۔ آمین۔ اعانتِ بدر میں ۵۰/- روپے ادا کر دیئے گئے ہیں۔

محتاجِ دُعا: خاکسار محمد بشیر الدین باطن وڈمانی (آندھرا)

درخواستہائے دُعا

● — مکرم مرزا عبد السمیع صاحب حال مقیم جرمنی اپنے لئے نیز اہل و عیال اور داماد مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اور نعیم احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات اور خاتمہ بالخیر ہونے کیلئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (سید بشارت احمد قادیان)

● — مکرم نذیر احمد خان صاحب آف برہ پورہ عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کاروبار بھی متاثر ہو رہا ہے۔ موصوف اپنی کامل شفایابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔
(اعانتِ بدر ۲۰/- روپے) (محمد معراج علی مبلغ سلسلہ)

● — مکرم شریف احمد صاحب آڑھا ضلع مونگھیر (بہار) کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ پٹنہ میں زیرِ علاج ہیں ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
(سید عبد النقی برہ پورہ۔ بہار)

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں تبدیلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد کے مطابق امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی بجائے ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احبابِ جماعت اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق جلسہ سالانہ میں شرکت کا پروگرام بنائیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں احبابِ جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ۞

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم محمد اعظم صاحب سعودی عرب جا رہے ہیں۔ سفر و حضر میں خیریت اور صحت و سلامتی کے ساتھ مقاصد میں کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

(شریف احمد چارکوٹ)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S. PARVESH KUMAR S/O. SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: ۱-خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:- ۶۲۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.
پروپرائیٹرز:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4B. MURARI LAL LANE, ANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA, NEW DELHI.

بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

ارشادِ نبوی
اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ
(بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ میٹنگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
— (کشتی نوح) —
NTR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ
— (پیشکش) —
بانی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206